عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوة
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۰ شمارہ نمبر ۳۳
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایمان افروز واقعات

نفس نفس پہ برکتیں قدم قدم پہ رحمتیں
جہاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گذر گیا
جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گذر گیا
صلے اللہ علیہ وسلم

دنیا بھر کا فکری وجدان عقیدۂ ختم نبوت کا اعلان ہے

داستانِ ازبلا

مصر میں توہین انبیاء کے مرتکب مصنف، ناشر، طابع اور تقسیم کار کو ۸ سال قید

مصر میں رواں صدی میں کسی تحریر پر مصنف کو جیل بھیجنے کا یہ پہلا واقعہ ہے
مُصنف حامد جو ایک سرکاری بیوروکریٹ تھا درحقیقت مرتد تھا۔

مرزا طاہر کی قادیان آمد

بھارتی حکومت نے انہیں خصوصی انتظامات میں دہلی سے قادیان پہنچایا
پاکستان سے بھی ہزاروں قادیانیوں نے شرکت کی
بھارتی ذرائع ابلاغ نے قادیانیوں کو "مسلمان" کے نام سے پکارا

یہودی انعام یافتہ قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کی عیاری ومکاری

کیا آپ چاہتے ہیں

کہ آپ کی رقم

مسلمانوں کو مرتد

بنانے میں
استعمال ہو ؟

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے

تمام غیرتمند مسلمانوں سے ایک سوال

لیکن

اس کے باوجود آپ کی
لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے
آپ کی رقم سے
مسلمانوں کو
مرتد بنایا جا رہا ہے

وہ کیسے ؟

آپ میں سے بعض لوگ
قادیانیوں سے خرید و فروخت
کرتے ہیں قادیانی تجارتی اداروں
سے لین دین کرتے ہیں اور
قادیانی کارخانوں کی مصنوعات
استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں ؟

اسی خرید و فروخت، لین دین کے ذریعہ
قادیانی جو منافع کماتے ہیں اسی منافع یعنی
ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ
اپنے مرکز ربوہ میں
جمع کراتے ہیں

جس کے نتیجہ میں

وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی
کے خلاف استعمال ہوتی ہے یعنی
مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ

قادیانیوں کے ساتھ کاروبار
و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ
ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں
اور انکا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھیے

- آپ ہی کی رقم سے قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی ترجمے چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
- آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز "ربوہ" آباد ہے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں
براہ راست نہیں تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہٰذا

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین، خرید و فروخت مکمل طور پر بند کر دیں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

نوٹ کیجئے:- قادیانی خلیفہ نے مسلمانوں کو مرتد بنانے کیلئے کروڑوں روپیہ ہر سال مختص کیا ہے۔

مرکزی دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ
ملتان (پاکستان) فون ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

جلد نمبر ۱۰ | ۱۰ تا ۱۶ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ بمطابق ۱۷ تا ۲۳ جنوری ۱۹۹۲ء | شمارہ نمبر ۳۲

مدیر مسئول — عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱ — نعت — ۴
۲ — ڈاکٹر عبدالسلام، قادیانی کی نئی چال (اداریہ) — ۵
۳ — انقلاب — ۷
۴ — صحابہ کرامؓ کے واقعات (قسط نمبر ۳) — ۹
۵ — عقیدۂ ختم نبوت کا اعلان — ۱۱
۶ — حضرت حاجی امداد اللہؒ — ۱۳
۷ — ڈنمارک سے ایک مکتوب — ۱۴
۸ — آپ کے مسائل — ۱۵
۹ — داستان ازبلا (قسط نمبر ۳) — ۱۶
۱۰ — حسن محمود عودہ کے تاثرات — ۱۸
۱۱ — گھر میں جھانکنا — ۱۹
۱۲ — نبی کریمؐ کی شان میں گستاخی پر سزائے موت — ۲۰
۱۳ — تعارف (قسط نمبر ۶) — ۲۰
۱۴ — مرزا طاہر کی قادیان آمد — ۲۱
۱۵ — شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ — ۲۲
۱۶ — قادیانیوں کو ووٹ دینے کا پابند بنایا جائے — ۲۳
۱۷ — حافظ عبدالخالق جالندھری کو صدمہ — ۲۴

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ - پاکستان
فون نمبر 776033

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ہفت روزہ ختم نبوت"
الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

ایڈیٹر پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ جرینڈ اسٹریٹ کراچی

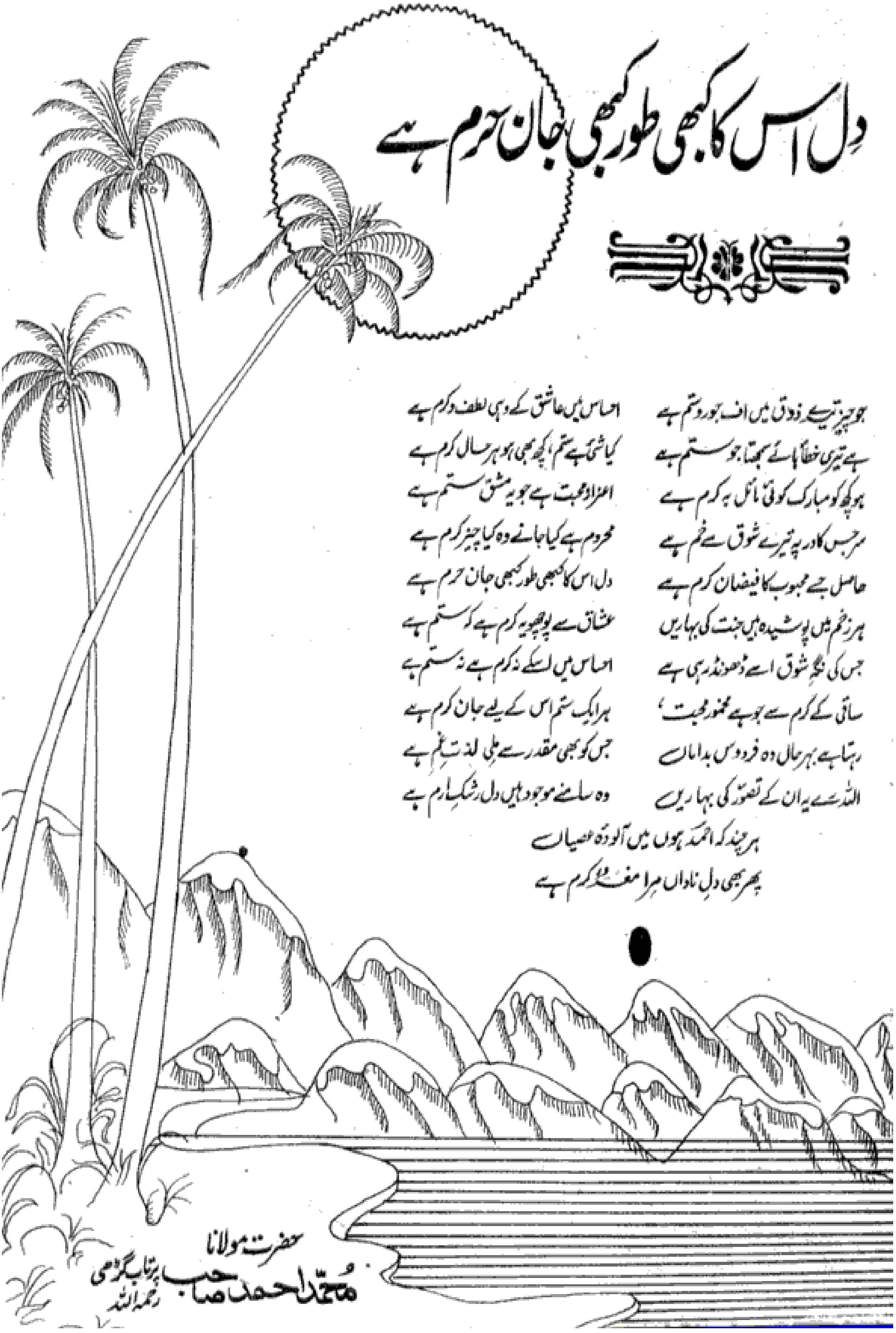

دل اس کا کبھی طور کبھی جانِ حرم ہے

جو چیز ترے ذوق میں اف جور و ستم ہے
احساس میں عاشق کے وہی لطف و کرم ہے

ہے تیری خطا پائے سمجھتا جو ستم ہے
کیا شئے ہے ستم! کچھ بھی ہو ہر حال کرم ہے

ہو تجھ کو مبارک کوئی مائل بہ کرم ہے
اعزازِ محبت ہے جو یہ مشقِ ستم ہے

سر جس کا در پہ تیرے شوق سے خم ہے
محروم ہے کیا جانے وہ کیا چیز کرم ہے

حاصل جسے محبوب کا فیضانِ کرم ہے
دل اس کا کبھی طور کبھی جانِ حرم ہے

ہر زخم میں پوشیدہ ہیں جنت کی بہاریں
عشاق سے پوچھو یہ کرم ہے کہ ستم ہے

جس کی نگہِ شوق اسے ڈھونڈ رہی ہے
احساس میں اسکے نہ کرم ہے نہ ستم ہے

ساقی کے کرم سے جو ہے مخمورِ محبت،
ہر ایک ستم اس کے لیے جانِ کرم ہے

رہتا ہے بہر حال وہ فردوس بداماں
جس کو بھی مقدر سے ملی لذتِ غم ہے

اللہ رے یہ ان کے تصور کی بہاریں
وہ سامنے موجود ہیں دل رشکِ ارم ہے

ہر چند کہ احمدؔ ہوں میں آلودۂ عصیاں
پھر بھی دلِ ناداں مرا مغفورِ کرم ہے

حضرت مولانا
محمد احمد صاحب پرتاپگڑھی
رحمہ اللہ

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی نئی چال

عالم اسلام اور تیسری دنیا کے حکمران اس مار آستین سے بچیں

اکثر عرب ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ بند ہے کچھ عرب ملکوں میں انہیں خلاف قانون قرار دیا ہوا ہے اس لئے وہ عرب دنیا میں بحیثیت قادیانی کے نہیں جا سکتے جہاں داخلہ بند ہے یا وہ خلافِ قانون ہیں اگر وہ خود کو احمدی (قادیانی) ظاہر کر کے داخل ہوں تو وہ فوراً دھر لئے جائیں گے اور انہیں وہاں سے نکال باہر کیا جائے گا۔ اب قادیانی جاتے تو ہیں بہت سے قادیانیوں نے ملازمتیں بھی ہتھیائی ہوئی ہیں لیکن ایسا صرف جعل سازی سے کیا ہوا ہے یعنی اپنے کو مسلمان ظاہر کر کے ملازمت حاصل کی ہے۔

اگر وہاں کی حکومتوں کو کسی شخص کے بارے میں یہ علم ہو جائے کہ وہ قادیانی ہے تو اسے لینے کے دینے پڑ جائیں گے یہ پابندی اس وقت لگی تھی جب پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ اس فیصلہ کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر محدث عصر حضرت علامہ مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے عرب ملکوں کا دورہ کر کے وہاں کے علماء اور حکمرانوں سے ملاقاتیں کیں اور انہیں قادیانیت کی اصل حقیقت سے آگاہ کیا انہوں نے سعودی عرب کے فرماں روا شاہ فیصل شہید سے بھی ملاقات کی چونکہ حضرت مرحوم کا اثر و رسوخ اور ادب و احترام وہاں بہت زیادہ تھا اس لئے عربوں نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔

اس وقت سے قادیانی زخمی سانپ کی طرح پیچ و تاب کھا رہے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ کسی طرح عرب ہماری مٹھی میں آ جائیں۔ جب قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کو یہودیوں کا سب سے بڑا انعام "نوبل پرائز" ملا تو انہیں امید کی کرن نظر آئی کہ اس بہانے کم از کم عرب ملکوں میں آنے جانے کے مواقع مل جائیں گے۔ اس نے سائنس فاؤنڈیشن قائم کی جس کا سربراہ وہ خود بن گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس سلسلہ میں رابطہ عالم اسلامی سے رابطہ قائم کر کے اس سائنس فاؤنڈیشن کے مقاصد اور قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کے عزائم سے آگاہ کیا۔ عالمی مجلس کے موجودہ مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم نے "غدار پاکستان" کے نام سے ایک کتابچہ لکھا جس میں نوبل پرائز کی اصل حقیقت سے پردہ اٹھایا گیا وہ کتابچہ بھی بیرونی دنیا اور رابطہ عالم اسلامی کو بھیجا گیا جس کا اثر یہ ہوا کہ سائنس فاؤنڈیشن کے نام سے قادیانیت کی ترویج و اشاعت کے جو منصوبے ڈاکٹر مذکور نے بنائے وہ ناکام ہو گئے۔

اب وہ تیسری دنیا کے نام سے ایک نیا ڈھونگ رچا رہا ہے۔ اخباری اطلاع کے مطابق اگلے برس ۴ اپریل کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے حوالے سے تیسری دنیا کے سربراہان مملکت کا ایک اجلاس لاہور میں منعقد ہونا تھا لیکن حکومت پاکستان نے اس سلسلہ میں معذوری ظاہر کر دی۔ اب یہ اجلاس نائیجیریا میں منعقد کیا جائے گا۔ تیسری دنیا کے ممالک میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کیلئے قائم کیے گئے سربراہان حکومت مملکت کے بین الاقوامی کمیشن کا مقصد ایک مشترکہ لائحہ عمل تیار کرنا تھا اس سلسلہ میں بنیادی کام یہودی انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام اور ان کے ایک ساتھی نے کیا۔

جیسا کہ اخباری رپورٹوں سے ظاہر ہے کہ اس کانفرنس کے انتظامات کافی حد تک مکمل کر لیئے گئے تھے لیکن حکومت پاکستان کے جواب نے ڈاکٹر عبدالسلام کے کئے دھرے پر پانی پھیر دیا اب وہ چیخ رہا ہے کہ اس سے ملک کا فلاں فلاں نقصان ہوگا اور سائنس و ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے حکومت کو جو سالانہ امداد ملتی تھی وہ بھی بند ہو جائے گی۔

قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں پچھلے دنوں پاکستان بلکہ عالم اسلام کے مایۂ ناز سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب نے کہا تھا کہ:۔

"نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کے ٹرسٹ کے انسٹیٹیوٹ سے بحیثیت ملک پاکستان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا کیونکہ سال میں ایک دو افراد کی تربیت ملک کے لئے سرے سے ناکافی ہے۔ (جنگ کراچی صفحہ ۱۲ ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۱ء)

ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب نے جو کچھ فرمایا صحیح فرمایا لیکن ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستان کے فائدے سے کوئی غرض نہیں ہے اسے قادیانیت سے غرض ہے وہ سائنس و ٹیکنالوجی کے فروغ کے نام سے جو رقم وصول کر رہا ہے گو وہ پاکستان کے نام سے بٹتا ہے لیکن اس رقم کا اکثر حصہ قادیانیت کے فروغ پر خرچ ہوتا ہے۔

بہرحال اگر واقعی تیسری دنیا کے سربراہان حکومت اس قادیانی کے فریب میں آگئے اور اس قادیانی پر انہوں نے اعتماد کر لیا تو یہ ان ملکوں کیلئے تباہ کن ہوگا کیونکہ ڈاکٹر مذکور کا اصل مقصد ان ملکوں کے خفیہ راز حاصل کر کے اپنے ان آقاؤں کو پہنچانا ہے جن سے اس نے نوبل پرائز لیا اور جن کا یہ تنخواہ دار ایجنٹ ہے ہم امید کرتے ہیں کہ تیسری دنیا کے ممالک اس غدار اور جاسوس سے خود بھی بچیں گے اور دوسروں کو بھی بچائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ہم حکومت پاکستان کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ جس نے ڈاکٹر مذکور کے خطرناک عزائم کو بھانپ کر اسے یہاں کانفرنس کرنے کی اجازت نہیں دی۔

ڈاکٹر عبدالسلام نے حال ہی میں ایک اور بیان دیا ہے وہ بیان یہ ہے:۔

نوبل انعام یافتہ سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام نے کہا ہے کہ پاکستان سے متعلق میں نے یہاں سب لوگوں سے کہہ رکھا ہے کہ پاکستان وہ ملک ہے جس کے طفیل سائنسی ادارہ قائم ہوا ہے کیونکہ میں نے پاکستان میں تعلیم حاصل کی تھی اس لئے یہ لوگ پاکستان کا خیال بھی کرتے ہیں لیکن جو ردعمل سامنے آتا ہے وہ بہت کمزور ہوتا ہے وہ گذشتہ روز بی بی سی کے ایک پروگرام "پاکستان کا نظام تعلیم حقائق کے پس منظر" میں اظہار خیال کر رہے تھے ڈاکٹر عبدالسلام نے بتایا کہ ہم ہر سال پاکستان سے پچاس کے قریب سائنس دان لیتے ہیں ہم اس سے زیادہ لے سکتے تھے اگر حکومت لوگوں کو مراعات دیتی جو بھی تھوڑا بہت مثبت جواب ملا وہ سائنس دانوں کی طرف سے ملا حکومت کی طرف سے بہت کمزور ردعمل ہوا انہوں نے بتایا کہ ہماری ایک میٹنگ ہوئی جس میں ہائی ٹمپریچر کے اوپر کانڈکٹوٹی جو آج کل زور پر چل رہی ہے اور اس سے بلین ڈالر کی ٹیکنالوجی نکل رہی ہے اور لگ جائے گی اس سلسلے میں میں نے حکومت کو تار بھیجا تھا کہ آپ پانچ چھ آسامیوں کو ہمارے پاس بھیج دیں جو یہاں سے یہ کام سیکھ کر جائیں مگر اس کا جواب ہی نہیں دیا گیا۔

(مساوات کراچی ۲۱ دسمبر ۱۹۹۱ء)

جیسا کہ ہم شروع میں ڈاکٹر عبدالقدیر کے حوالے سے کہہ چکے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالسلام میں کوئی قابلیت نہیں اور نہ ہی اس نے کوئی فائدہ پہنچایا ہے ہمارے خیال میں اس نے جو حکومت پاکستان سے سائنسی تربیت کے لئے آسامیاں مانگی ہیں اس کا مقصد نہ صرف حکومت کو بلیک میل کرنا ہے بلکہ حکومت اگر آسامیاں بھیج دیتی تو اس سے ڈاکٹر مذکور کو قادیانیت کی تبلیغ کا موقعہ مل جاتا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت نے ڈاکٹر مذکور کی تار کو اہمیت نہ دے کر بہت اچھا کیا ہے۔

پندپیر دانا

ایک دن ایک شریف النسب کریم الخلق اور خوش گفتار و خوش کردار بزرگ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا بزرگوں کے یہاں بات تو اکثر تعمیر سیرت ہی کی ہوتی ہے سوائے اس کے کہ وہ سنت سمجھ کر کبھی کبھی خوش طبعی اور دنیاوی معاملات کی باتیں کر لیتے ہوں۔ ان بزرگ نے اس وقت ایک بہت مختصر اور نہایت مفید بات کہی جو دل کو بہت لگی۔

اس لیے بھی کہ اس پر عمل کرنا بہت آسان ہے اور ہر آدمی ایسا کر سکتا ہے ان بزرگ نے فرمایا دنیا کے ان جھمیلوں میں آدمی کو چاہیئے کہ چوبیس گھنٹے میں فرائض کے علاوہ ایک کوئی ایسا کام کرے جو صرف خدا کو راضی کرنے ہی کے لیے ہو اور کسی اور کو اس کی کوئی خبر نہ ہو"

ہم نے جب ان بزرگ کے اس ملفوظ پر غور کیا تو اس میں بڑی آسانی نظر آئی اور خیر بھی لہٰذا مناسب سمجھا کہ اس کو قارئین کی نذر کر دیا جائے کہ بہت سے بندوں کو اس سے فائدہ پہنچ سکے۔ (تعمیر حیات لکھنؤ)

معجزۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت زید بن اسلم وغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت عکاشہ بن محصن رضؓ کی تلوار بدر میں ٹوٹ گئی تھی تو حضورؐ نے انہیں کسی درخت کی ایک موٹی شاخ دی وہ ان کے ہاتھ میں کاٹنے والی ایسی تلوار بن گئی جس کا لوہا شاخ تھا اور سخت پھل والی تھی۔

اِنقلاب

مرتبہ: مولوی محمد شمیم نکھیم پوری

نفس نفس پہ برکتیں قدم قدم پہ رحمتیں
جہاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گذر گیا
جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گذر گیا
صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا کی تاریخ، بوقلموں، عجائبات، تغیرات، تجربات اور تخیلات کا مجموعہ ہے۔ اس میں مختلف قسم کا مدوجزر روز ازل سے ہی جاری ہے۔ وہ انسان جو قانون فطرت سے نا آشنا اور نابلد ہیں ان کو نہ کبھی سکون میسر ہوا ہے اور نہ ہی مل سکتا ہے ان کا تو یہ مقدر بن چکا ہے مشقتیں محنتیں، صعوبتیں برداشت کرتے رہنا، زلزلہ انگیز جنگ وجدال اور لرزہ انگیز قتل وقتال اور فساد انگیز انقلابات ان کے خون کا جزو بن چکا ہے۔

انسان کی اجتماعی زندگی عقیدہ، معاشرت، حکومت وسیاست کے مجموعہ کا نام ہے مگر یہ چیزیں ازل سے ابد تک زوال پذیری کہنگی جیسے انقلابات سے یقیناً دوچار ہوتی رہیں گی۔ زمانہ قدیم کی تاریخ سے اندازہ ہوتا ہے کہ دور بادشاہت میں بہت سے بادشاہوں کو دیوتاؤں کا درجہ مل گیا تھا اور ان کو پرتو خداوندی گردانا جاتا تھا۔ ان کا ہر قول وفعل ان کی پسند وناپسند ایک قانون کی حیثیت کا حامل ہوتا بلکہ ان کی ذات ہی سراپا قانون قرار پا چکی تھی۔ اس بادشاہت وملوکیت کا دور دورہ صدیوں چلتا رہا اور اس بار ملوکیت کے تلے انسانیت وشرافت سسکتی اور کسمساتی رہی اندر ہی اندر ایک آتش فشاں غبار اور بالآخر انسانی جذبات کا ایسا طوفان امڈ پڑا کہ جس کے تھپیڑوں کے آگے بادشاہوں کو اپنی بساط ملوکیت لپیٹنی پڑ گئی۔ حکومت اور طرز حکومت بدلا۔ جس کے لئے نت نئے قانون وضع ہوئے۔ اور بہت سے نئے اصولوں کی تدوین کی گئی۔ مگر چونکہ یہ بھی انسانی عقل اور خرد کی روشنی میں بنائے گئے تھے۔ اس لئے انقلاب کی زد سے یہ بھی نہ بچ سکے۔ اور ہمیشہ یہ بھی زیر و بم کا شکار رہے۔ بڑوں نے چھوٹوں کو دبایا۔ امیروں نے غریبوں کا استحصال کیا اور کبھی جاگیرداروں نے رزق کے خزانوں پر قبضہ جما کر لاکھوں نفوس کو غربت وافلاس میں تڑپنے اور بلکنے پر مجبور کر دیا۔ ایسے حالات میں جب انسانی جذبات برانگیختہ ہوئے تو فضا میں ارتعاش پیدا ہوا۔ اور ایک ہل چل مچ گئی جس کے نتیجہ میں ایک ہیبت ناک تصادم کی نوبت پہنچ گئی۔ اور ہزاروں نفوس کا کشت وخون کر کے جدید معیشت کا نیا باب قائم کر دیا گیا۔ مگر زمانہ نے ثابت کر دکھایا کہ مسئلہ اب بھی حل نہیں ہوا بلکہ اس کی راہیں پر پیچ اور راستے مزید پرخار ہو گئے اور آج بھی رد عمل باہم کش مکش کا ماحول جوں کا توں باقی اور موجود ہے۔

تاریخ ہمیں ایسے متعدد صاحب دل، ایثار کیش، جانباز انسانی مصلح اور انقلاب پیدا کرنے والی شخصیتوں کا پتہ دیتی ہے۔ جنہوں نے انتہائی مخالف حالات اور ناموافق فضا میں حیات انسانی کے اندر ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ اور لوگوں کو معاشرتی ظلم وستم، سیاسی جبر واستبداد اور اقتصادی غصب وشر سے نجات دلائی۔ وہ اپنی قوم اور مظلوم انسانیت کی خاطر اپنی جانوں پر کھیل گئے۔ مگر حالات کے دھارے کو رخ بدلنے پر مجبور ومحصور کر دیا۔

ایسا انقلاب برپا کرنے والے اشخاص میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کا نام نامی اسم گرامی سرفہرست گردانا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کا پیدا کردہ انقلاب صرف دنیائے عالم کیلئے ہی نہیں بلکہ دنیائے انسانیت کے لئے کامل اور مکمل انقلاب شمار کیا جاتا ہے۔ آپ کے انقلاب کی خصوصیات کیا ہیں؟ اور اس کا پس منظر کیا ہے؟ انسانی زندگی خواہ انفرادی ہو کہ اجتماعی اس کے تمام شعبوں میں آپ نے کیا کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ اس کے لئے ہمیں ذرا تفصیل میں جانے کی ضرورت ہے۔

دنیا میں بہت سے انقلابات رونما ہوتے ہیں مثلاً معیشت وسیاست کا انقلاب، صنعت وثقافت کا انقلاب، نظام حکومت کا انقلاب، مگر یہ انقلابات انقلابات نہیں بلکہ دراصل انقلاب تو وہ انقلاب ہے جو اجتماعی طور پر ان عناصر یعنی عقیدہ، معاشرت اور سیاست میں تبدیلی پیدا کر دے۔ اس اعتبار سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلاب ایک کامل ترین انقلاب تھا جو آپ کے دست مبارک سے پایہ تکمیل تک پہنچ کر ساری دنیا کے لئے تزکیہ وتطہیر کا ذریعہ بنا

جس دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے وہ دور خدا بیزاری، ظلم وتعدی، فتنہ، فساد کے عروج کا دور تھا۔ قافلہ انسانی اپنی منزل مقصود سے بے خبر حیوانیت ودرندگی کی راہوں پر اندھا دھند بھاگ رہا تھا

چلا جارہا تھا۔ فساد ہمہ گیر بھی تھا اور ہمہ جہت بھی۔ عرب و عجم مکمل طور پر اس فساد کی زد میں تھے، اخلاق و عقائد، تمدن و معاشرت، اقتصاد و معاش، حکومت و سیاست غرضیکہ حیات انسانی کا کوئی شعبہ اس فتنہ و فساد کی گرفت سے بالاتر نہیں تھا۔ قرآن پاک نے اس کی تصویر اپنے الفاظ میں اس طرح کھینچی ہے ظهر الفساد فی البر و البحر بما كسبت ايدى الناس (سورہ روم، ۴۱) جب بھی فساد عالمگیر ظلمت اور گھٹا ٹوپ تاریکی میں آفتاب طلوع ہو کر اپنے نور سے سارے عالم کو منور کر دیتا ہے ایسی مسموم فضا اور فساد زدہ معاشرے میں یہ بے مثال عفت و عصمت، طہارت پاکیزگی، راست گوئی اور پاسداری حقوق، اخلاقی کمال و صفاتی جمال مکرّی زندگی، صاف ستھرا کردار خدائی تربیت کا ہی نتیجہ تھا اگر ایسا نہ ہوتا اور ایام جہالت کی ہلکی سی چھاؤں بھی آپ کی سیرت طیبہ پر پڑ جاتی تو وہ عالمی اور انقلابی مہم جس کی ذمہ داری آپ کے دوش مبارک پر ڈالی گئی تھی کامیاب نہ ہوتی اور مخالفین آپ کو مطعون اور مورد الزام ٹھہرانے سے قطعاً باز نہ آتے۔ اسی لیے دعوت و تبلیغ سے پیشتر ہی آپ کے حسن و اخلاق اعلیٰ کردار حکمت و بصیرت، عقل و دانش، وسیع الظرفی، و دیانت و امانت، سچائی اور جذبہ خیر خواہی کا سکہ ان لوگوں کے دل و دماغ پر بیٹھ چکا تھا۔ جن کو آپ ایک اعلیٰ نصب العین کی دعوت دینے والے تھے۔

انقلاب عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد از نبوت علی الفور جس چیز پر توجہ مبذول فرمائی وہ عقائد کی اصلاح و درستگی تھی چونکہ آپ کے لیے یہ بہت بڑا مرحلہ تھا کہ اس سربستہ راز کو کس پر افشا کیا جائے، اور کس کے سامنے اس کو پیش کیا جائے اس لیے خفیہ طور پر آپ نے سب سے قبل ان حضرات کا انتخاب فرمایا جو فیضیاب صحبت رہ چکے تھے اور آپ کے اخلاق و عادات کی جملہ حرکات و سکنات سے بخوبی واقف ہو چکے ہیں۔ جو سابقہ تجربات کی بناء پر آپ کے دعوے کی صداقت پر پورا پورا بھروسہ اور اعتماد کر سکتے تھے۔ تین سال تک دعوت اسلام رازداری کے ساتھ جاری رہی مگر اب آفتاب رسالت بلند ہو چکا تھا اس لیے صاف حکم آگیا فاصدع بما تؤمر:- جو آپ کو حکم دیا گیا ہے اس کو واشگاف کر دیجیے۔ اس فرمان کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر پکارا یا معشر قریش! جب لوگ جمع ہوگئے تو آپ نے فرمایا اگر میں تم سے یہ کہوں کہ پہاڑ کے عقب سے ایک لشکر آرہا ہے۔ تو تم یقین کرو گے؟ سب نے کہا ہاں کیونکہ آپ نے ہمیشہ سچ بولا ہے۔ آپ نے فرمایا تو میں یہ کہتا ہوں کہ اگر تم ایمان نہیں لاؤ گے تو تم پر شدید عذاب نازل ہوگا یہ سن کر سب لوگ برہم ہو کر واپس لوٹ گئے۔ (بخاری ج۲ صفحہ ۷۰۲)

چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطب نسلی اور تقلیدی بت پرست تھے بلکہ اس بت پرستی پر سارے نظام کا قیام تھا اس لیے نہ جانے کتنے پجاریوں اور پروہتوں کے مفادات اس سے وابستہ تھے چنانچہ عقیدہ توحید سے براہ راست ان ہی اجارہ داروں اور مذہبی ٹھیکیداروں پر ضرب لگ رہی تھی۔ اس لیے اس میدان میں آپ کی زیادہ مخالفت بھی ہوئی۔ مگر جن — لوگوں نے ایمان قبول کر لیا وہ ان بتوں کے نام سے بھی نفرت کرنے لگے۔ جن کی وہ صدیوں سے پرستش کرتے چلے آرہے تھے۔

صفا مروہ کی سعی ایام جہالت میں بھی ہوا کرتی تھی مگر وہاں دو بت رکھے ہوئے تھے۔ جن کی عظمت و حرمت کا عقیدہ قریش مکہ کے دلوں میں جاگزیں تھا مگر قبول اسلام کے بعد بہت سے مسلمانوں کو وہاں کا طواف شاق گزرا کہ کہیں ہمارا طواف ان بتوں کی تعظیم و تکریم کے لیے نہ ہو اس لیے اس خلجان کو دور کرنے کے لیے یہ آیت۔ ان الصفا والمروة من شعائر اللّٰه نازل ہوئی بیشک صفا مروہ اللہ کے شعار میں سے ہیں۔ ان فرمان الٰہی کے بعد ان کا تمرد دور ہو کر انشراح صدر نصیب ہوا۔ (معارف القرآن ج۱ ص۴۰۴)

واقعہ معراج ایک نیا اور انوکھا واقعہ جو تھوڑے لمحہ کے لیے ہر صاحب عقل و خرد کو پریشان و حیران ہونے پر مجبور کر سکتا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین سے آمد و رفت اور اسی میں سیر و تفریح بارگاہ ایزدی میں شرف باریابی جس کے لیے اتنا قلیل وقت نہ جانے کن کن ذہنی شکوک و شبہات کو جنم دینے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ مگر واہ رے عقیدے کی پختگی کہ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اس بات کا علم ہوا تو فرمایا ہم تو اس سے زیادہ بعید عقل بات ان کی مان چکے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جبرائیل آسمانوں کے اوپر سے ابھی آئے اور ابھی گئے۔ مطلب یہ کہ جبرائیل کی آمد و رفت چشم زدن میں مان چکے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو جبرائیل سے بھی فائق ہیں لہٰذا آپ کی آمد و رفت میں ہم کو کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

(خلفائے راشدین صفحہ ۲۰)

حضرت عمر بن الخطابؓ ایک مرتبہ جب دوران طواف حجر اسود کو بوسہ دینے کے لیے بڑھے تو فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔ نہ تو تجھ میں نفع دینے کی صلاحیت ہے اور نہ نقصان پہنچانے کی۔ اگر میں نے رسول اللہ کو نہ دیکھا ہوتا کہ وہ تجھے بوسہ دیتے تھے تو میں تجھے ہرگز بوسہ نہ دیتا اور نہ ہی ان پتھروں کے آگے اہل عرب اپنی جبین نیاز کا تقدس بے محابا لٹایا کرتے تھے۔

حضرت عمار بن یاسرؓ سے کون واقف نہیں۔ جس دور میں اہل حق کو سخت اذیتیں دی جاتی تھیں حضرت عمارؓ کا گھرانہ بھی اس ظلم کے شکنجہ میں جکڑا ہوا تھا جسم ڈھلک گیا ہے کریہ فضاؤں میں عرب کی تپتی اور چلچلاتی ہوئی بھولی ریت پر چپکے اپنے سینوں میں تیر ستم برداشت کر رہے تھے پتھریلی زمین اور پتھروں کا سینہ سورج کی تپش سے اس طرح دہک رہا تھا کہ الامان و الحفیظ۔ حضرت عمارؓ کے گھرانے کو اس سورج کی آگ میں تپایا جاتا تھا ان کی آہوں کا بازار گرم تھا۔ سسکیوں کا طوفان بپا تھا اور آنسوؤں کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا وہ درندوں کے نرغے میں تھے۔ ظلم کی شمشیروں کے سائے میں وہ مجلس رہے تھے۔ کہنے والے نے کہا اب جتاؤ محمد کا کلمہ چھوڑتے ہو کہ نہیں؟ یہ سن کر ان مسکین روحوں کے ہونٹوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ رقص کرنے لگی ہے اور

باقی صفحہ ۲۶ پر

افادات حکیم الامت حضرت تھانویؒ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

کے ایمان افروز حالات

مرتبہ
مولانا محمد اسلم ہارون آباد

قسط نمبر ۳

واقعہ علیٰ: حضرت طلحہؓ کی سخاوت کا حیرت انگیز واقعہ

ایک اعرابی نے انہیں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ سوال کیا اور اپنی قرابت بھی کچھ بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ قرابت کی وجہ سے آج تک کسی نے کچھ نہیں مانگا تھا میرے پاس ایک قطعہ زمین ہے جس کے حضرت عثمانؓ تین لاکھ درہم دیتے ہیں۔ اگر تو چاہے تو وہ زمین لے لے ورنہ اس کے دام تجھ کو دے دوں۔ اس نے دام ہی طلب کیا۔

آپ نے وہ زمین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دے کر اس کی قیمت مذکورہ حوالہ کر دی۔

(قصص الاولیاء ص ۴۵۶)

حضرت ابن عباسؓ کے اتباع سنت کے واقعات

پہلا واقعہ: جعفر بن تمامؒ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباسؓ کے پاس آکر عرض کیا آپ فرمایئے کہ لوگوں کو جو یہ کشمش کا نبیذ آپ پلاتے ہیں کیا یہ سنت ہے؟ جس کا اتباع کرتے ہو۔ یا دودھ اور شہد کی بہ نسبت اس کو اپنے لئے آسان سمجھتے ہو؟ حضرت ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباسؓ کے پاس تشریف لائے اور وہ لوگوں کو پانی پلا رہے تھے۔ حضورؐ نے پانی طلب فرمایا تو حضرت عباسؓ نے بڑے پیالے نبیذ کے منگائے۔ اور ایک پیالہ حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؐ نے اس میں سے پیا اور اس کے بعد فرمایا یہ تم نے بہت اچھا کیا ہے اسی طرح کیا کرو۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا لہٰذا ہم لوگوں کو یہ بات پسند نہیں کہ ہماری پیاؤ پر شہد اور دودھ کی سبیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے مقابلہ میں جاری کی جائے کہ تم نے بڑا اچھا کام کیا ہے اسی طرح کرتے رہو۔

دوسرا واقعہ: بکر بن عبداللہ کی روایت میں ہے کہ ایک دیہاتی نے حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ آل معاویہؓ تو پانی اور شہد پلاتے ہیں اور فلاں خاندان کے لوگ دودھ اور آپ حضرات نبیذ پلاتے ہیں؟ آپ حضرات میں یہ بات بخل کی وجہ سے ہے یا ضرورت کی وجہ سے؟ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا نہ تو ہم میں بخل ہے اور نہ کوئی مجبوری۔ لیکن بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے پیچھے حضرت اسامہ بن زیدؓ سوار تھے آپؐ نے پانی طلب فرمایا ہم نے آپؐ کو یہی پینے کو دیا یعنی پینے کے برتن سے نبیذ۔ چنانچہ آپؐ نے اس کو پیا اور فرمایا تم نے یہ بہت اچھا کیا اور اسی طرح پر کیا کرو۔

حضرت ابو ایوبؓ انصاری کا واقعہ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا بھیجتے تھے۔ جو کچھ بچ جاتا وہ آپؐ ان کے پاس واپس کر دیتے تھے حضرت ابو ایوبؓ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کا نشان دیکھتے تبرکاً وہیں سے کھاتے۔ ایک دفعہ کھانا واپس آیا تو انگلیوں کا نشان نہیں تھا۔ سمجھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول ہی نہیں فرمایا ہے تا بانہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت! آج کھانا تناول نہیں فرمایا؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس میں لسن تھا۔ میں لسن فرشتوں کے خیال سے پسند نہیں کرتا۔ مگر تم لوگ کھاؤ۔ یہ سن کر حضرت ابو ایوبؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی اس کو ناپسند رکھوں گا۔ جو حضورؐ کو ناپسند ہے (مسلم، اسد الغابہ)

حضرت ابن مسعودؓ کا تحمل اور چور کیلئے دعائیں کرنے کا واقعہ

ایک بار حضرت ابن مسعودؓ بازار میں بیٹھے ہوئے کچھ سودا لیتے تھے۔ دام دینے کے واسطے عمامہ میں سے درہم نکالنے چاہے تو معلوم ہوا کہ کسی نے نکال لئے ہیں آپؓ نے فرمایا کہ جب تک میں یہاں بیٹھا ہوں۔ تب تک یہ درہم موجود تھے۔ لوگ لینے والے کو بد دعا دینے لگے کہ الٰہی! اس کے ہاتھ کٹ پڑیں اور اس کا برا ہو۔ پس آپؓ نے فرمایا کہ الٰہی! اگر اس کو کچھ حاجت تھی اور لے گیا ہے تو اس کو برکت دے! اس کا کام نکل جائے اور اگر گناہ پر جرأت کے سبب لے گیا ہو تو اس گناہ کو اس کا آخری گناہ کر دے کہ پھر آگے کو ایسا نہ کرے۔ (قصص الاولیاء)

اتباع قرآن میں حضرت معقل بن یسارؓ کا حیرت انگیز واقعہ

حضرت معقل بن یسارؓ نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح حضرت عبداللہ بن عاصم سے کیا تھا انہوں نے کچھ عرصہ بعد طلاق دے دی اور عدت بھی گذر گئی کیونکہ طلاق بائن دی تھی عدت گذرنے کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا تھا حضرت عبداللہ بن عاصم نے چاہا کہ دوبارہ نکاح کر لیں اور مطلقہ

بیوی کو نکاح کا پیغام بھیجا اور وہ بھی رضا مند ہو گئیں۔ حضرت معقلؓ کو معلوم ہوا انہوں نے عبداللہ بن عاصم سے کہا پہلے تم نے میری بہن کو طلاق دی۔ اب تم نکاح پھر کرنا چاہتے ہو۔ خدا کی قسم اب وہ تمہارے نکاح میں نہ لوٹے گی۔ اس پر سورہ بقرہ کی آیت ۲۳۲ نازل ہوئی ارشاد ہوا۔ پھر وہ عورتیں اپنی میعاد عدت بھی پوری کر چکیں تو تم ان کو اس امر سے مت روکو کہ وہ اپنے تجویز کئے ہوئے شوہروں سے نکاح کر لیں جب کہ باہم رضا مند ہو جاویں قاعدہ کے موافق۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے اور احکام خداوندی پر مر مٹنے والے تھے اس آیت کو سنتے ہی حضرت معقل بن یسارؓ کا سارا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ اور خود جا کر اور عبداللہ بن عاصمؓ کو خود بلا کر اپنی ہمشیرہ کا نکاح دوبارہ ان کے ساتھ کر دیا۔ اور اپنی قسم کا کفارہ دیا اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اتباع قرآن میں صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دیں۔ (درس قرآن جلد ۱ صفحہ ۴۶۵)

حضرت حنظلہؓ کا حیرت انگیز واقعہ

حضرت حنظلہؓ لشکر اسلام کے ساتھ عملاً شریک نہیں تھے انہی دنوں ان کی نئی شادی ہوئی تھی وہ اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری سے فارغ ہو کر غسل کی تیاری کر رہے تھے کہ غسل خانے میں غسل کرنے کے لئے بیٹھ بھی گئے تھے اچانک معرکہ احد کی خبر کانوں میں پڑی کہ مسلمانوں کو شکست و ہزیمت کا سامنا ہے۔ غسل کرنا بھول گئے تلوار ہاتھ میں لی اور میدان جنگ میں پہنچ گئے۔ ننگی تلوار ہاتھ میں تھی وہ ڈٹ کر ابوسفیان پر حملہ آور ہوئے۔ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) کہ پیچھے سے شداد بن اسود نے حضرت حنظلہؓ پر وار کر دیا آپ زخموں کی تاب نہ لا سکے اور جام شہادت نوش کر لیا۔ حضرت حنظلہؓ کو غسل دیئے بغیر دفن کرنے کا ارادہ کیا گیا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عجیب منظر دیکھا اور صحابہؓ سے ارشاد فرمایا حنظلہؓ کی شہادت اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اللہ کے فرشتے ابر کا پانی لئے چاندی کے برتنوں میں حضرت حنظلہؓ کو غسل دے رہے ہیں۔ صحابہؓ فرماتے ہیں ہم نے جا کر دیکھا واقعی حضرت حنظلہؓ کو فرشتوں نے غسل کروایا تھا ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ کی بیوی جمیلہ نے بتایا کہ جب مسلمانوں کی شکست کی آواز کان میں پڑی تو غسل جنابت بھول گئے جہاد کیلئے دوڑ پڑے۔

محمد بن اسلمؓ کا مسجد نبوی میں دو رکعت ادا کرنے کا واقعہ

حرث بن خزرج کے بھائی محمد بن اسلم فرماتے ہیں اور یہ بہت بوڑھے تھے۔ انہوں نے اپنا قصہ بیان کیا۔ کہا کہ جب یہ مدینہ میں داخل ہوتے اور بازار سے اپنی حاجت پوری کر لیتے اس کے بعد اپنے گھر چلے جاتے اور جب اپنی چادر اتارتے اور انہیں یہ یاد آتا کہ انہوں نے حضورؐ کی مسجد میں نماز نہیں پڑھی تو فرماتے خدا کی قسم! میں نے حضورؐ کی مسجد میں دو رکعت نماز نہیں پڑھی اور آپؐ نے ہم سے فرمایا تھا کہ جو کوئی اس گاؤں (مدینہ) میں آئے تو جب تک اس مسجد میں دو رکعت نہ پڑھ لے واپس نہ جائے اس کے بعد اپنی چادر لیتے اور مدینہ واپس آتے یہاں تک کہ مسجد نبویؐ میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرمایا کہ میں نے انصار کی ایک لڑکی سے منگنی کی۔ اس کا تذکرہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپؐ نے دریافت کیا کہ کیا تو نے اسے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں آپؐ نے فرمایا اس کی طرف دیکھ لے۔ ایسا کرنے سے تم دونوں کے درمیان دوام محبت کی لیاقت ہو جائے گی۔ چنانچہ میں اس کے گھر گیا اور اس کے والدین سے اس کا تذکرہ کیا۔ میاں بیوی میں سے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا میں کھڑا ہوا اس آدمی کو بلاؤ تو میں اس کے پردے کے ایک کنارے کھڑا ہو گیا اس لڑکی نے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے اس بات کا حکم دیا ہے کہ تو میری طرف دیکھے تو دیکھ لے ورنہ میں تیرے اوپر اس بات سے تنگی کرتی ہوں کہ تو مجھے دیکھے دلیلوں میں نہیں چاہتی کہ تو مجھے دیکھے، چنانچہ میں نے اس کی طرف دیکھا اور میں نے اس سے شادی کی۔ میں نے جب کبھی کسی عورت سے شادی کی تھی وہ اتنی محبوب اور اتنی قابل اکرام میرے نزدیک نہیں ہوئی جتنی کہ یہ تھی۔ (حیاۃ الصحابہ حصہ ششم)

حضرت وائلؓ کا ذباب کے لفظ سے بال کٹوا دینے کا واقعہ

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حاضر خدمت ہوا۔ میرے سر کے بال بہت بڑھے ہوئے تھے میں سامنے آیا تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ ذُباب ذُباب میں یہ سمجھا کہ میرے بالوں کو ارشاد فرمایا۔ میں واپس گیا اور ان کو کٹوا دیا۔ جب دوسرے دن خدمت میں حاضری ہوئی تو ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں نہیں کہا تھا لیکن یہ اچھا کیا۔ ف، ذباب کے معنی منحوس کے بھی ہیں اور بری چیز کے بھی۔ یہ اشاروں پر مر مٹنے والی بات ہے کہ منشاء سمجھنے کے بعد خواہ وہ غلط ہی سمجھا ہو اس کی تعمیل میں دیر نہ ہوتی تھی۔ یہاں حضورؐ نے ارشاد بھی فرما دیا کہ تم کو نہیں

باقی ص ۲۶ پر

ARFI JEWELLERS
عارف جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE JEWELLERY PH 6645236
ممتاز زیورات ـ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

دنیا بھر کا فکری وجدان عقیدۂ ختمِ نبوّت کا اعلان ہے

قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ

خاتم اور ختم دونوں کے ایک ہی معنی ہیں النبیین کا الف لام جنس جملہ انبیاء ورسل پر حاوی ہے۔ کلام اللہ کی یہ آیت اعلان کر رہی ہے کہ سیدنا ومولانا محمد رسول النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم کے باوجود باجود پر نبوت کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ یہ ایک عجیب پیش گوئی ہے اور اس کے اندر ایک عجیب طاقت منجانب اللہ موجود ہے۔ ایران کو دیکھو وہاں ہزاروں سال تک متواتر سروش آسمانی کی آواز بیسیوں پاک سرشت بزرگوں کو سنائی دیتی رہی۔

ہندوستان کا دعویٰ ہے کہ یہاں کروڑوں سال تک بھارتی ایسے ہوئے جن پر آکاش بانی کا پرکاش ہوتا رہا۔

بنی اسرائیل کے حالات پڑھو یہاں ایک ایک وقت دو دو چار چار نبی موجود پائے گئے۔ مصریوں اور چینیوں نے بھی سینکڑوں سال تک اپنے اندر نبوت ورسالت ہونے کا دعویٰ کو بلند کیا لیکن جب سے کلام اللہ میں آیت زیب عنوان کا اعلان ہوا ہے اور ختم نبوت کا فرمان سنا دیا گیا ہے اس وقت سے ان سب مذاہب وادیان نے بھی اپنے اپنے دروازوں پر قفل ڈال دیئے ہیں۔ مجوسی اب کیوں کسی شخص کو جاماسپ وزرتشت کے اورنگ پر نہیں بٹھاتے۔ آریہ مت اب کیوں آکاش بانی کا ایک حرف بھی سنتا۔ بنی اسرائیل اپنی قوم اور ملک میں کسی کا نبی ہونا تسلیم نہیں کرتے۔

ناظرین! یہ سب قدرت الٰہیہ کا روشن کارنامہ ہے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنانے کے بعد تمام دنیا کے جملہ مذاہب کے دماغوں اور طبیعتوں سے بھی یہ بات نکال دی ہے کہ خود ان کے مذاہب کے اندر بھی کسی کو پیغمبر، نبی، رسول، اوتار کہا جاسکے۔

دنیا بھر کا یہ عملی فیصلہ یا طبعی میلان، بلکہ فکری وجدان ظاہر کرتا ہے کہ قدرت ربانی نے اس خصوصیت کو جو ذات قدس نبوت سے خاص رکھنے میں کیسی زبردست حفاظت فرمائی ہے کوئی غیر مسلم یہ نہیں کہہ سکتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذاتی توصیف کے لیے ایسا فرما دیا ہے۔

اوّل: اس لیے دعویٰ کرنا آسان ہے اور زمانِ مستقبل پر حکومت کرنا دشوار ہے۔ یہاں تو چودہ صدیوں کا زمانہ اور مختلف و متعدد مذاہب کا متفقہ رویہ اس کی تائید میں موجود ہے جس شے کی تائید میں خود نیچر ہو وہاں تصنع کا کیا دخل رہ جاتا ہے۔

دوم: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ذاتی فخر بھی قائم کرنا مقصود ہوتا تو حضورؐ ایسا کر سکتے تھے کہ اپنے متبعین کو نبوت کے منصب سے ممتاز بناتے اور موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر اپنے اتباع کرنے والے انبیاء کی شان اور تعداد کا اظہار کرتے بعض صوفیاً کی نسبت یہ بات زبان زد عام ہے کہ انہوں نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اوّل تو ان کی روایت کی صحت بالکل مشکوک ہے دوم اگر ثابت ہو بھی جائے کہ کسی شخص نے انا الحق بھی کہا یا سُبحانی ما اعظم شانی بھی کہا تب بھی یہ نتیجہ تو صاف نکلتا ہے کہ خدا بننا تو ان کو سہل نظر آیا مگر نبی کہلانے کی جرأت نہ کر سکے ایسے ہی لوگوں میں یہ مصرعہ بہت شہرت یافتہ ہے کہ:

”باخدا دیوانہ باش و با محمدؐ ہوشیار“

ذیل میں ان اسلامی روایات کا اندراج ضروری ہے جو آیت زیب عنوان کی تفسیر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے باسناد صحیح ثابت ہیں:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ وترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنۃ فکنت انا سددت موضع اللبنۃ ختم بی البنیان و ختم بی الرسل وفی روایۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین۔ (متفق علیہ)

”امام بخاریؒ وامام مسلمؒ نے بالاتفاق ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایک محل کی سی ہے جسے خوب بنایا گیا ہو مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو دیکھنے والے آتے تھے مکان کی عمدگی اور اس خالی جگہ کے متعلق تعجب ظاہر کرتے ہیں۔ اب میں ہوں جس نے اس خالی جگہ کو پُر کر دیا ہے میرے ذریعے ہی سے عمارت ختم ہوئی اور میری وجہ سے ہی رسول ختم کیے گئے اور وہ اینٹ میں ہوں اور میں سب انبیاء کا ختم کرنے والا ہوں۔“

عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لی اسماء انا محمد وانا احمد انا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی۔ (متفق علیہ)

”صحیح بخاری ومسلم میں متفق روایت ہے جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا ہے کہ میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں، احمد ہوں، ماحی ہوں، اللہ نے میرے ذریعے سے کفر کو محو کر دیا۔ میں حاشر ہوں کہ لوگ قیامت کو میرے بعد اٹھائے جائیں گے میں عاقب ہوں، عاقب وہ ہوتا ہے جس کے

بعد کوئی نبی اور نہ ہو۔"

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بستۃ اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجداً وطہوراً وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون۔

(رواہ مسلم)

صحیح مسلم میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو سب انبیاء پر چھ باتوں پر فضیلت ہے ۱: مجھے کلمات جامعہ عطا فرمائے گئے۔ ۲: مجھے رعب سے مدد دی گئی۔ ۳: مال غنیمت ہم پر حلال کیا گیا ۴: روئے زمین کو ہمارے لیے مسجد اور سبب طہارت بنایا گیا۔ ۵: مجھے تمام مخلوق کیلئے رسول بنایا گیا اور میری ذات پر انبیاء کرام کا خاتمہ ہو گیا۔"

عن ابی امامۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، فی خطبۃ الوداع ایھا الناس انہ لا نبی بعدی ولا امۃ بعدکم۔

(رواہ ابن جریر ابن عساکر)

"ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبۃ الوداع میں فرمایا تھا۔ لوگو یاد رکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔"

روی احمد والترمذی والحاکم باسناد صحیح عن انس رضی اللّٰہ عنہ مرفوعاً ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔

(زرقانی جلد۵ ص۱۸۸)

"امام احمد و امام ترمذی اور امام حاکم نے صحیح اسناد کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اب رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے لہذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا اور نہ نبی ہو گا۔"

عن ثوبان رضی اللّٰہ عنہ قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم سیکون فی امتی ثلاثون کذابا کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

عن عقبہ عامر قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔

(رواہ الترمذی)

"صحیح مسلم میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امت میں تیس شخص ایسے ہوں گے جو کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک کا گمان یہ ہو گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقبہ بن عامر روایت کرتے ہیں اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہوتے۔"

سب جانتے ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی نہ تھے ثابت ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بھی نبی نہیں ہو سکتا۔

محنت کیجیے انعام حاصل کیجیے

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان میں دورۂ حدیث کے طلباء میں سے پورے پاکستان میں اوّل آنے پر پانچ ہزار روپے دوم آنے پر تین ہزار روپے اور سوم آنے پر دو ہزار روپے بطور انعام دیئے جائیں گے دوسرے درجات کے طلباء کو پوزیشن حاصل کرنے پر کتابیں انعام دی جائیں گی، آئندہ سال ان کے لئے بھی انشاء اللہ نقد انعامات کا اعلان کیا جائے گا۔

مجلس خدام مدینہ مسجد برنس روڈ کراچی ملا

—— رابطے کے لیے ——

مولانا محمد اسلم شیخوپوری، استاذ جامعہ بنوریہ سائٹ ایریا —— کراچی

جنگ تبوک کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ علیؓ نے عرض کیا حضور مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جاتے ہیں؟ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی الا انہ لا نبی بعدی۔

(صحیحین)

"کیا تم اس پر خوش نہیں کہ تم میرے لیے ایسے ہی ہو جیسے ہارونؑ موسیٰؑ کے لیے تھے ہاں یہ ضرور کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔"

موسیٰ علیہ السلام میقات ربی کے لیے طور پر چالیس یوم ٹھہرے تھے اور اپنے بعد ہارون کو خلیفہ بنا گئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی غزوۂ تبوک میں قریباً پچاس یوم مدینہ سے باہر رہنے کا اتفاق ہوا۔ اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے اس واقعہ میں خلافت بعد وفات رسول کا اشارہ تک نہیں۔ کیونکہ ہارونؑ کی وفات موسیٰؑ سے بہت پہلے ہوئی تھی۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری غسل دے رہے تھے تو اپنی زبان سے یوں فرما رہے تھے:

بابی انت وامی لقد انقطع بموتک ما ینقطع بموت غیرک من النبوۃ والانبیآء واخبار السمآء۔

"میرے ماں باپ حضورؐ پر قربان ہوں حضورؐ کی موت سے وہ چیز ختم ہو گئی جو اور کسی شخص کی موت سے ختم نہ ہوئی تھی یعنی نبوت اور اخبار غیب و آسمان سے خبروں کا آنا اب ختم ہو گیا۔"

ان صحیح روایات اسلامیہ کی تصدیق قدرت قاہرہ نے نے جملہ مذاہب کی زبان بندی سے فرما دی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ختم نبوت وہ خصوصیت خاصہ ہے جو بالکل حضورؐ ہی کی ذات اقدس کو حاصل ہے۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

تذکرۃ الاسلاف

شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

بلاشبہ آپ سلطان المشائخ والعلماء تھے

از: مولانا حافظ مشتاق احمد عباسی، کراچی

مولانا حافظ مشتاق احمد عباسی

تیرھویں ہجری کے مجدد، پیران پیر شیخ العلماء حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ان عظیم ہستیوں میں سے ہیں جن کے بارے میں شاعر مشرق علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت حاجی صاحبؒ آسمان ہدایت کے درخشاں ستارے تھے جن کا فیض روحانی ہندوستان میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں پہنچا۔

حضرت حاجی صاحبؒ مروجہ علوم دینیہ زیادہ پڑھے ہوئے نہ تھے مگر علوم روحانی کے دریائے بیکراں تھے حضرت کی تاریخ پیدائش ۱۲۱۳ھ ہے۔ مقام پیدائش تھانہ بھون ہے۔ حضرت فاروقیؓ النسل تھے۔ سلسلہ نسب پچیس واسطوں سے سلطان الاولیاء حضرت ابراہیم ادہمؒ سے ملتا ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک آپؒ حضرت زین العابدین بن سیدنا حضرت حسینؓ کی اولاد میں سے ہیں۔

ابتدائی تعلیم حضرت حاجی صاحبؒ نے ابتدائی دینی تعلیم دہلی میں حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ مولانا رحمت علی تھانویؒ حضرت مولانا محمد قلندر محدث جلال آبادیؒ، مولانا عبدالرحیم نانوتوی، شیخ عبدالرزاق ہیں۔ ان عظیم ہستیوں سے آپ نے دینی علوم حاصل کئے۔ یہ سب اساتذہ اپنے وقت کے کامل ولی و بزرگ تھے۔ حضرتؒ نے مشکوٰۃ شریف تک تعلیم حاصل کی۔ مثنوی مولانا رومؒ سے خصوصی عشق کی حد تک لگاؤ تھا

بیعت حضرت حاجی صاحب چونکہ باطنی علوم کے فطرۃً حامل تھے اس لیے اٹھارہ سال ہی کی عمر میں اس وقت کے کامل شیخ حضرت نصیر الدین دہلویؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دل پہلے سے منور تھا چند ہی دنوں میں مراتب اعلیٰ حاصل کر لئے اور حضرت شیخ سے خرقہ و اجازت حاصل کر لی۔

خواب حضرت حاجی صاحب نے انہی دنوں خواب دیکھا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجلس مبارک آراستہ ہے حضرت حاجی صاحب آگے بڑھنا چاہتے ہیں تاکہ خدمت اقدس میں حاضر ہوں مگر ادب کی وجہ سے ہمت نہ پڑی۔ اسی مجلس میں موجود آپ کے جد امجد حافظ بلاقی نے حاجی صاحب کا ہاتھ پکڑ کر حضورؐ کے قریب کر دیا۔ آنحضورؐ نے آپ کا ہاتھ لے کر حضرت میاں نور محمد جھنجھانوی کے حوالے کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد حاجی صاحب میاں نور محمدؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت میاں نور محمدؒ نے دیکھتے ہی فرمایا تمھیں اپنے خواب پر یقین ہے؟ چنانچہ حضرت حاجی صاحب یہ کرامت دیکھ کر حضرت میاں نور محمد صاحبؒ کی خدمت میں رہے اور ان سے خلافت حاصل کی۔

حضرت حاجی صاحب اور فتنہ، قادیانیت

۱۲۶۰ھ میں حضرت حاجی صاحب نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت فرمائی۔ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے طلب فرمایا۔ حضرت حاجی صاحب کے پاس مصارف سفر بالکل نہ تھے مگر عشق و محبت سب کچھ کرا دیتا ہے۔ فوراً تیار ہو کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ مکہ مکرمہ حاضری ہوئی۔ انہی دنوں حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی صاحبؒ بھی مکہ مکرمہ میں تھے۔ شاہ صاحب گولڑوی نے تبرکاً حضرت حاجی صاحبؒ کے دست مبارک پر بیعت کی اور مکہ مکرمہ میں رہنے کی آرزو ظاہر فرمائی۔ حضرت حاجی صاحب نے فرمایا! نہیں تم ہندوستان جاؤ وہاں ایک فتنہ ظاہر ہو گا۔ چنانچہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی واپس ہندوستان آگئے اور یہاں فتنہ قادیانیت ظاہر ہو چکا تھا۔ اس فتنہ کا مقابلہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب آخر تک کرتے رہے۔

بادشاہوں اور امراء سے

نعم الامیر علی باب الفقیر و بئس الفقیر علی باب الامیر کے تحت کہ فقیر اگر بادشاہوں کے دروازہ پر جائے تو برا ہے اور اگر بادشاہ فقیروں کی خدمت میں حاضر ہو تو یہ بہتر ہے۔ اولیاء اللہ حقیقی بادشاہ ہوتے ہیں۔ ان کو دنیاوی بادشاہوں کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کے سلطان المعظم بادشاہ ترکی سے مراسم تھے۔ مولانا کیرانوی نے حضرت حاجی صاحب کا بادشاہ سے غائبانہ بہت تعارف کرایا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ وہ سلطان المعظم کے پاس چلیں۔ حاجی صاحب نے فرمایا فقیروں کا بادشاہوں کے پاس کیا کام۔ اگر جانے سے کچھ وقعت ہو بھی جائے تو بھی کیا فائدہ؟

انگریز کلکٹر کا اندھا ہونا حضرت حاجی صاحب عالم، عارف و مجاہد تھے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں براہ راست شرکت فرمائی۔ شاملی کے محاذ پر جنگ میں فتح حاصل کی۔ اسی شاملی کے محاذ پر مجاہد عظیم صوفی کامل حافظ ضامن صاحب

شہید ہوئے۔ انہی دنوں میں انگریز، حضرت حاجی صاحب کو گرفتار کرنے کے لیے چھاپے مار رہے تھے۔ حاجی صاحب ضلع انبالہ میں عبداللہ کے اصطبل میں مقیم تھے۔ انگریز کلکٹر اس مکان میں آیا اور اس کو کچھ نظر نہ آیا۔ ناچار مایوس واپس ہوا۔ انگریز کے واپس جاتے ہی جب مریدین آئے تو دیکھا کہ حضرت حاجی صاحب مصلی پر موجود ہیں۔ مگر انگریز کو خدا نے اندھا کر دیا۔

زبان امدادیہ کچھ اہل اللہ کے دلوں میں علوم ومعارف کے سمندر موجزن ہوتے ہیں مگر وہ ان کو ظاہر نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے ترجمان پیدا فرما دیتے ہیں جو ان کے مخفی علوم کو بیان کرتے ہیں۔ ایسی ہستیوں میں سے ایک حضرت شمس تبریزؒ ہیں۔ کہ ان کے علوم لدنی کو حضرت مولانا رومیؒ نے ظاہر فرمایا کہ مثنوی شریف اس کا زندہ اور واضح ثبوت ہے۔

حضرت حاجی صاحب کے علوم کو ظاہر فرمانے والے حضرت نانوتویؒ و حضرت گنگوہیؒ ہیں۔ مگر دو حضرات بھی گہرے علوم والے تھے۔ اللہ نے حضرت حاجی صاحب کے علوم روحانی کو آسان زبان میں حضرت تھانویؒ کے ذریعے ظاہر فرمایا

ایک کرامت حقیقی بزرگان دین کرامات کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے بلکہ وہ راہ سلوک میں رکاوٹ سمجھتے ہیں۔ بسا اوقات اللہ تعالیٰ طالبین کی استقامت ورہبری کے لیے ان حضرات کے ذریعے خرق عادات ظاہر فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ حاجی صاحب نے اپنا رومال اس کھانے پر رکھ کر کھانا دینا شروع کیا کہ تمام حاضرین سیر ہوگئے اور کھانا پھر بھی بچا ہوا تھا۔

خصوصی خلفاء و شاگرد حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا شیخ الہند محمود الحسنؒ مولانا سید حسین احمدؒ وغیرھم ان عظیم ہستیوں کے علاوہ بھی بہت سے جید علماء ومشائخ آپؒ کے حلقہ ارادت میں شامل ہیں۔

حضرت حاجی صاحب کی وفات

حضرت حاجی صاحب اپنے علم ومعارف وجہاد وارشاد کے ذریعے اپنے فیوض وبرکات تقسیم فرماتے رہے تا آنکہ وقت اجل آیا ۸۴ سال کی عمر میں مکہ مکرمہ میں انتقال فرمایا اور سعادت کے قبرستان جنت المعلیٰ میں حضرت کیرانویؒ کے پہلو میں قیامت تک کے لیے آرام فرما ہوئے۔ اللہ آپ کے درجات بلند فرمائے آمین

ماخذ مضامین: ملفوظات طیبہ، امداد المشتاق، کمالات امدادیہ، تذکرۃ الرشید، شمائم امدادیہ۔

ڈنمارک سے ایک مکتوب

ڈنمارک میں قادیانیوں کی سازشیں

ڈنمارک کے مسلمان مرزائیوں کی سازشوں کا شکار ہوگئے ہیں اور برسہا برس سے قائم شدہ دو نہایت فعال اور متحرک ادارے ٹوٹ پھوٹ کر تباہ وبرباد ہو چکے ہیں۔

تفصیل اس کی یوں ہے کہ اسلامک کلچر سنٹر جو کہ یہاں مسلمانوں کا سب سے بڑا اور پہلا ادارہ تھا اس کے امام پروفیسر محمد ادریس صاحب جو پرچہ ختم نبوت کے ڈنمارک میں نمائندے بھی تھے قادیانیوں کے لیے شمشیر برہنہ کی مانند تھے۔ یوں تو اب یہاں کئی مساجد اور مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ جہاں علماء کرام بھی موجود ہیں۔ لیکن قادیانیوں کا مقابلہ ان سب میں امام ادریس صاحب ہی کر رہے تھے اور ان کے پھیلائے ہوئے فتنوں کا منہ توڑ جواب دے رہے تھے۔

دوسری طرف تنظیم اسلامی ڈنمارک اپنے پرچے تنظیم کے ذریعے قادیانیوں کا پول کھول رہی تھی۔ اور سادہ لوح مسلمانوں میں مرزائیوں کے پھیلائے ہوئے پروپیگنڈے کا مسکت جواب دے رہی تھی۔

پاکستان سے راہ فرار کے بعد مرزا طاہر نے ڈنمارک میں قادیانی مرکز کو فعال کیا اور پوری منصوبہ بندی کے ساتھ قادیانی مشینری، مسلمانوں کے ہر دو اداروں کو تباہ کرنے کے کام میں لگ گئی۔ قادیانی مرکز میں ایک مرزائی صحافی کا تقرر کیا گیا جس نے "الجہاد" کے نام سے ایک پرچہ نکالا اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی مہم شروع، اشتہارات اور خطوط کے ذریعے مسلمانوں کا ذہن خراب کرنے کی کوشش کی۔ جب اس میں کامیابی نہ ہوئی تو زیر زمین سازشوں کے ذریعہ کاری وار کا منصوبہ بنایا۔

اسلامک سنٹر میں چند مفاد پرستوں کو خریدا، مسلمانوں کے بھیس میں چھپے ہوئے چند مرزائیوں کو متحرک کیا تنظیم اسلامی میں اپنے مہروں کو آگے بڑھایا اور ایسا ماحول پیدا کر دیا کہ وہ آپس میں دست وگریباں ہوگئے۔ تنظیم کا پرچہ بند ہوا، لوکل ریڈیو اس کے ہاتھ سے نکلا اور مسلمان بچوں اور بچیوں کے لیے قائم کردہ دونوں مدرسے اس کے ہاتھ سے نکل گئے، تنظیم ٹوٹ پھوٹ کر بکھر گئی۔

تنظیم سے نمٹنے کے بعد بڑی ہوشیاری اور عیاری سے مرزائیوں نے گذشتہ بیس برسوں سے قائم شدہ اسلامک سنٹر کو نشانہ بنایا۔ امام پروفیسر محمد ادریس صاحب جو گیارہ، بارہ سال سے پورے اسکنڈے نیویا میں مسلمانوں کی خدمات انجام دے رہے تھے، چند مفاد پرستوں کے ذریعہ ان کے خلاف مہم چلائی۔ مسلمانوں کے فرضی دستخط اکٹھے کر کے لیبیا سفارت خانہ کو متاثر کیا اور ہزاروں مسلمان کی خواہش کے برخلاف دھوکہ بازی سے پاکستان واپس بھجوا دیا۔ اکثریت مسلمانوں نے اس اقدام پر احتجاج کے طور پر مرکز شہر میں جگہ لے کر اپنا الگ اور آزاد سنٹر قائم کر لیا ہے۔

شاید کہ اس تحریر کی اشاعت سے دنیا بھر میں مسلمانوں کو مرزائیوں کی سازشوں کو سمجھنے کا موقع ملے اور خود ڈنمارک کے مسلمان مزید ان سازشوں کا شکار ہونے سے بچ جائیں۔ (فیروز ملک ــــ ڈنمارک)

آپ کے مسائل

ترتیب: مولانا منظور احمد الحسینی

قادیانی معلّمہ سے بائیکاٹ کیا جائے

مسز ساجدہ علوی ——— حاصل پور

میں موضع حاصل پور منڈی کی رہائش پذیر ہوں اور حاصل پور اولڈ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میں بطور ایس۔ ایس۔ وی معلمہ سروس کرتی ہوں۔ ادارہ بہت ہی اچھے طریقے سے منزل کی جانب رواں دواں تھا نجانے کس کی نظر لگی ہے کہ سکول کی فضا انتہائی غیر پر امن ہوگئی ہے۔

ہوا ایسے کہ عرصہ ڈیڑھ سال تقریباً ایک ایس ایس وی معلّمہ کے ٹرانسفر ہو جانے سے یہاں پر ایک مرزائی (احمدی) معلّمہ کو تبدیل کر کے بھیجا گیا ہے۔

اب جب کہ ہر ایک کو علم ہے کہ ان کا مذہب جو کہ مین مسئلہ ہے وہ جدا ہے۔ تو ان کے ساتھ کیسے مل کر رہ سکتے ہیں کچھ لوگ سلام بھی کرتے ہیں ملتے بھی ہیں۔ اکٹھے مل بیٹھتے ہیں۔ جبکہ کچھ لوگ اس کو غیر مناسب سمجھتے ہیں کہ رجسٹر حاضری بھی ایک ہے اسی میں وہ حاضری لگاتی ہیں لہذا ہمارا اس کو چھوتے کو دل نہیں چاہتا پھر کرسیاں بھی وہی ہیں انہی کرسیوں پر ہمیں بھی بیٹھنا پڑتا ہے۔ کہاں تک بحث کریں۔ سکول میں فنکشن بھی ہوتے ہیں ان میں اکٹھے کھانے کے مسئلے کو اپنے طور پر حل کر لیا ہے۔ اب عید میلاد النبی ؐ کے موقع پر محفل میلاد میں ایک معلمہ نے ان کو بلایا۔ وہ اس پاک محفل میں آکر بیٹھ گئیں ان کے شامل ہونے سے میرا خون اُبلنے لگا اور میں اٹھ کر باہر آگئی کیا یہ میرے سے گناہ تو نہیں ہوگیا۔ کیا ان کا محفل میں آنا درست ہے۔ پھر پتہ چلا ہے کہ انہوں نے درود پاک بھی پڑھا ہے۔

س: کیا ان سے ہاتھ سے مصافحہ کر سکتے ہیں اور پھر ہمارے ہاتھ ناپاک تو نہ ہوں گے؟ اور ہاتھ پاک کر کے اگر دھونے ہیں تو اس کا شرعی طریقہ کیا ہے؟ بغیر صابن یا صابن کے ساتھ؟

ج: ہاتھ ظاہری نجاست کے ساتھ تو ناپاک نہیں ہوں گے، لیکن مصافحہ کی وجہ سے اس کے دل کی غلاظت مصافحہ کرنے والے کے دل تک پہنچے گی مگر جو سات سمندروں سے بھی پاک نہیں ہوں گی۔

س: اگر ان کے ساتھ ہمارا جسم یا کپڑے لگتے ہیں یعنی ہم بھی انہی کرسیوں پر بیٹھتے ہیں تو کیا کپڑے ناپاک ہو جائیں اور ان کپڑوں سے نماز ہو جائے گی؟

ج: ظاہری نجاست نہیں معنوی نجاست ہے، ایک کرسی اس کے لیے مخصوص کر دی جائے۔

س: کیا ان کے ساتھ میل جول جائز ہے؟

ج: اس کے ساتھ میل جول، سلام، کلام اور کسی قسم کا تعلق جائز نہیں۔

س: جن چیزوں کو وہ چھوتی ہیں کیا وہ ناپاک ہو جاتی ہیں؟

ج: ظاہری نجاست کیساتھ کوئی چیز ناپاک نہیں ہوتی لیکن جس طرح بھنگیوں کے برتن الگ ہوتے ہیں اس کے بھی الگ ہونے چاہئیں۔

س: ہم انہیں اپنی محفلوں میں شریک کر سکتے ہیں؟

ج: یہ ناجائز ہے۔ جیسا کہ نمبر ۳ پر لکھ چکا ہوں۔

س: کپڑے پاک کرنے کا طریقہ شرعی لحاظ سے کیا ہے؟

ج: تین بار دھو کر پاک کر لیا جائے۔

س: کسی بھی غیر مسلم ملک سے آئی ہوئی عام استعمال کی چیز مسلمان استعمال کر سکتا ہے۔ مثلاً صابن، برش، گھڑی وغیرہ اشیاء۔

ج: ناپاک نہ ہو تو کر سکتا ہے!

براہ کرم جتنی جلدی ہو سکے ہمارے مسائل کا حل بتا دیں تاکہ ہمارا آرام و چین جو تباہ ہو چکا ہے۔ امن و سکون ہو جائے۔

ج: آپ کے مسئلے کا صحیح حل یہ ہے کہ اس کو اسلام کی دعوت دیں اگر وہ مسلمان نہ ہو تو اس سے مکمل بائیکاٹ کریں یا اس کا تبادلہ کرا دیں۔ پھر وہاں والے بھی اس سے یہی معاملہ کریں۔

بدعتی کس کو کہتے ہیں؟

اصغر علی راہی ——— میرپور خاص

آپ کی کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" پڑھی الحمدللہ ایمان کو تقویت ملی۔ اسی کتاب میں ایک حدیث "جس نے بدعتی کی تعظیم کی اس نے دین کو گرا دیا" پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل چند سوالات پیدا ہوتے ہیں

س: شریعت مطہرہ میں بدعتی کس کو کہتے ہیں؟

ج: جس کا عقیدہ و عمل سنت کے خلاف ہو۔

س: کیا بدعتی بھی مختلف درجوں کے ہوتے ہیں؟

ج: جی ہاں! بدعت کی نوعیت کے اعتبار سے مختلف درجے ہو سکتے ہیں۔

س: اگر ایک افسر یا سینئر اہلکار بدعتی ہو تو کیا اس کی تعظیم محض محکمانہ ہو تو کیا یہ دین کو گرا دینے کے مترادف تو نہیں ہے؟

ج: اگر محکمانہ طور پر مجبور ہو تو معذور سمجھا جائیگا۔

س: اگر بدعتی افسر یا دیگر سینئر اہلکار اپنے ماتحت کو کسی ایسی غیر شرعی رسوم مثلاً قوالی، عرس، چڑھاوا وغیرہ میں شرکت کی دعوت دے تو ان کی دعوت قبول کر لینا چاہیئے؟

ج: معذرت کر دینی چاہیئے؟

س: اگر کسی دفتر کا پورا عملہ مع افسر مجاز کے بدعتی ہو تو مجھ جیسا خالص توحید پرست کون سی مصلحت اپنائے

باقی صفحہ ۲۶ پر

داستان ازبلا

اسپین کی تاریخ کا ایک منفرد واقعہ

جس نے عیسائی دنیا میں ہلچل مچا دی

ردِّ عیسائیت پر جدید انداز میں ایک دلچسپ سلسلہ

از: محمد سعید خان دہلوی

قسط: ۳

پطرس: "اچھا جناب اپنے سوال کو ذرا وضاحت سے بیان کیجئے کہ اس سے آپ کا مطلب کیا ہے؟"

عمر لخمی: "آپ میری ایک ایک بات کا جواب دیتے جائیے۔ اس طرح مطلب خوب واضح ہو جائے گا۔ بتلائیے توریت کا یہ حکم کہ زنا نہ کر، چوری نہ کر، قتل نہ کر، اپنے پڑوسی کو نہ ستا۔ وغیرہ وغیرہ شرعی احکام ہیں اور کیا ان کا شریعت سے تعلق ہے؟"

پطرس: "ضرور تمام احکام شریعت ہی سے متعلق ہیں۔"

عمر لخمی: "اور شریعت کے متعلق پولوس رسول کا کیا فتویٰ ہے؟"

پطرس: کیا فتویٰ ہے میں سمجھا نہیں!

عمر لخمی: "آپ خوب سمجھ گئے ہیں مگر جواب دینے سے گریز کرتے ہیں۔ یہ بتائیے کہ پولوس نے شریعت کو لعنت کہا ہے؟"

پطرس: "پولوس رسول نے اس لحاظ سے شریعت کو لعنت کہا ہے کہ شریعت کا مغز خود خداوند یسوع مسیح کی صورت میں آگیا۔ مغز کو چھوڑ کر چھلکے پر منہ مارنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟"

عمر لخمی: "میرا بھی یہی مطلب ہے کہ پولوس نے حضرت مسیح کو روح اور شریعت کو جسم قرار دے کر شریعت کو لعنت کہا ہے۔ چونکہ بقول آپ کے توریت کے اس حکم کا تعلق شریعت کا ہے۔ لہٰذا قتل اور زنا سے پرہیز کرنا بھی لعنت ہوا!"

پطرس: "اصل بات یہ ہے کہ آپ بغیر روح القدس کی تائید کے ان اسرار کو سمجھ نہیں سکتے۔ اور کم ضروری نہیں کہ جس مسئلہ کو آپ نہ سمجھ سکیں وہ فی نفسہٖ غلط بھی ہو۔ پولوس رسول نے جسمانی شریعت کو لعنت کہا ہے نہ کہ ہر قسم کی شریعت کو۔"

عمر لخمی: "تسلیم! بے شک پولوس نے جسمانی شریعت کو لعنت کہا ہے۔ اب آپ فرمائیے کہ زنا نہ کرنا، چوری سے پرہیز کرنا۔ ماں باپ کو نہ ستانا وغیرہ جسمانی شریعت کے احکام ہیں یا باطنی روحانی اور اخلاقی شریعت کے؟"

پطرس: "آپ تو ایک بات پر اڑ گئے ہیں۔ سنئے پولوس کے مقابلہ میں خداوند یسوع مسیح کا قول مقدم ہے اور خداوند نے فرمایا ہے کہ تم توریت کے احکام پر عمل کرو۔" (دیکھو انجیل متی ۱۹/۱۶ تا ۲۵/۱۹)

عمر لخمی: "گویا حصول نجات کے لیے توریت پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر آپ نے خدا کے بیٹے کو صلیب پر مار کر کفارہ کا مسئلہ کیوں گھڑا؟ یعنی جب توریت پر عمل کرنا ہی ضروری ٹھہرا تو پھر کفارہ کا یہ طوفان کیوں کھڑا کیا گیا۔ کیا مسیح کے کفارہ کے بعد بھی توریت کے احکام پر عمل کرنا ضروری ہے؟"

پطرس: "ہم کچھ نہیں جانتے سوائے اس کے کہ خداوند نے توریت پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ البتہ بغیر کفارہ کے شریعت پر عمل کرنے سے نجات نہیں مل سکتی۔"

عمر لخمی: "تو موسیٰ، داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، نوح اور تمام انبیاء نجات سے محروم رہ گئے ہوں گے۔ کیونکہ ان کے پاس نجات کا ذریعہ صرف شریعت کی تعمیل تھی۔ نیز ان انبیاء کی امتیں بھی نجات سے محروم ہو گئی ہوں گی۔"

پطرس: "مسیح سے پہلے نجات کا ذریعہ تو شریعت ہی تھی۔ لیکن خداوند کے کفارہ نے اس طریق کو بدل دیا۔ اس کے بجائے کفارہ نجات کا ذریعہ ٹھہرا۔"

عمر لخمی: "پہلے آپ نے پولوس رسول کے قول سے انکار کیا کہ شریعت لعنت نہیں اور پھر شریعت کے مدار نجات ہونے کا انکار کر دیا۔ کیا آپ اپنے اس قول کے ثبوت میں کہ پولوس نے جو شریعت کو لعنت کہا ہے۔ ٹھیک نہیں ہے۔ کسی بزرگ کا قول پیش کر سکتے ہیں؟"

ایک شخص: "حضرات اصل بات یہ ہے کہ ان مسائل پر گفتگو کرنا سراسر الحاد اور کفر ہے۔ یہ تمام باتیں غیبی اسرار سے تعلق رکھتی ہیں۔ پولوس رسول نے بے شک شریعت کو لعنت کہا اور ہے بھی شریعت لعنت لیکن آپ ان بھیدوں کو سمجھنے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ ہماری نجات کا ذریعہ خداوند یسوع مسیح کی الوہیت اور کفارہ ہے کیونکہ آپ گناہوں سے پاک اور خدائے مجسم تھے۔ جنہوں نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے بدلے میں صلیب کے مصائب اٹھائے اور ہم کو نجات دے گئے۔"

دوسرا شخص: "الجھیں تو دلاؤ۔ آپ نے تو مقدس پطرس کی تردید شروع کر دی۔"

عمر لخمی: "غلط اور بے بنیاد باتوں کا یہی حشر ہوا کرتا ہے۔ اب دوسرے صاحب نے کفارہ اور الوہیت کا مسئلہ چھیڑ دیا۔ پہلے شریعت اور لعنت کی بحث تو ختم ہو جائے۔"

پطرس: "آپ کو شافی جواب دے دیا گیا۔ آپ کو آٹھ روز کی مہلت دی جاتی ہے۔ اگر اس کے اندر بھی آپ کے

شکوک زائل نہ ہوں تو آپ پھر یہاں آسکتے ہیں "

عمر لحمی: "آپ شریعت کو لعنت نہیں سمجھتے اور آپ کے بھائی کہتے ہیں کہ شریعت لعنت ہے۔ اور پولس نے یہی لکھا ہے۔ بتایئے دونوں میں کون سچا ہے "

پطرس: "جو لوگ ایسا کہتے ہیں۔ انھیں دین کے اسرار کا علم نہیں ہے۔ اس لیے آپ ان کی باتوں کی طرف کوئی توجہ نہ دیں "

عمر لحمی: (ازبلا کو مخاطب کرکے) آپ فرمایئے ان دونوں میں سچا کون ہے؟ اور کیا واقعی پولس رسول نے شریعت کو لعنت لکھنے میں کوئی غلطی کی ہے؟"

ازبلا: "میں تو آپ کی گفتگو سننے کے لئے یہاں آئی ہوں۔ اس لیے میں کسی کے معاملہ میں دخل نہیں دے سکتی۔ البتہ میں اپنے استاد میکائیل سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ اپنی علمی قابلیت اور ذہانت سے اس مسئلہ کو سلجھانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ہمارے معزز مہمان تو کیا میں خود بھی اس کو اب تک نہیں سمجھ سکی! ازبلا کے ان الفاظ سے تمام مجلس میں ایک بجلی سی کوندگئی اور ہر شخص ایک دوسرے کی صورت دیکھنے لگا۔ اتنے میں میکائیل اٹھے اور مجمع کو مخاطب کرکے یوں گویا ہوئے۔

میکائیل: "بھائیو! یہاں ہم ایمان کی چھان بین کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ اور بے شک بڑا مبارک کام ہے مگر شرط یہ ہے کہ دل میں خلوص اور سچائی کو قبول کرنے کی تڑپ موجود ہو۔ ایمان کا معاملہ ایسا ہے کہ جس میں انسان اپنی کوشش سے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جب تک خدا اس کی دستگیری نہ کرے۔ پس چاہیے کہ ہم اور آپ خدا کے حضور میں عاجزی کے ساتھ دعا کریں کہ وہ روح القدس کی تائید سے ہم پر اصل حقیقت واضح کردے اور دین مسیح کے اسرار ہم کو سمجھا دے (تمام عیسائیوں کی طرف سے باواز بلند۔ آمین) بزرگو! شریعت لعنت ہے یا نہیں یہ ایک بیکار سی بات ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ ہمارے محمدی بھائیوں کو عیسائیت کے اصول وعقائد کا علم نہیں ہے۔ اس لیے وہ بہکی بہکی سی باتیں کرتے ہیں۔ ہمارے مذہب کا خلاصہ دو لفظوں میں آجاتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح کی الوہیت اور کفارہ جس نے ان دونوں باتوں کو سمجھ لیا وہ گویا دین مسیح کے کل اسرار سمجھ گیا۔ خدا باپ کی یہ کتنی بڑی مہربانی ہے کہ اس نے ہماری نجات کے لیے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھیجا۔ جس نے دنیا میں آکر ہماری خاطر تکلیفیں اٹھائیں اور بالآخر صلیب پر مارا گیا۔ تاکہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو۔ پس میں اپنے دوست عمر لحمی اور ان کے ساتھیوں سے درخواست کروں گا کہ وہ شریعت اور لعنت کی فضول بحث کو چھوڑ کر خداوند یسوع کی ذات مقدس اور ان کے بے مثل کفارہ پر غور کریں اور دین مسیحی پر ایمان لائیں "

عمر لحمی: "یہاں ہم باتیں بنانے کے لیے نہیں آئے ہم ایک اصول کے پابند ہیں اور اصولی گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے پہلے ہی اپنے پرچہ میں موضوع بحث کو متعین کردیا تھا۔ جس کی شاہد یہ ہماری بہن ازبلا ہیں۔ اب آپ چاہتے ہیں کہ میں اصل موضوع بحث کو چھوڑ کر مسیح کی الوہیت اور کفارہ پر گفتگو کی جائے "

پطرس: "ہمارا یہ مطلب نہیں کہ آپ ان مسائل پر گفتگو نہ کریں۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ فروعی باتوں کو چھوڑ کر اصولی باتوں پر غور کریں "

عمر لحمی: "پھر ہم کو آپ نے یہاں کیوں بلایا ہے؟ غور کرنے کے لیے گرجا اور مسجد کی کوئی ضرورت نہیں اگر آپ گفتگو کرنا نہیں چاہتے تو صاف فرما دیجیے تاکہ ہمارا وقت خراب نہ ہو"

میکائیل: "آپ کو مقدس پطرس کی تقریر سے غلط فہمی ہوگئی۔ ان کا یہ مطلب نہیں کہ گفتگو کا سلسلہ بالکل منقطع کردیا جائے بلکہ مطلب صرف یہ ہے کہ آپ اصولی باتوں پر غور کرکے سوالات کرسکتے ہیں۔ اچھا اب دوپہر ہوگئی ہے آپ کو کھانا بھی تناول کرنا ہوگا اس لیے فرمایئے دوبارہ کب تشریف لائیں گے؟"

عمر لحمی: "بس یہی وقت بہت موزوں ہے۔ کیا معلوم آئندہ یہ مبارک موقع ملے یا نہیں "

میکائیل: "آپ کو نماز بھی تو پڑھنی ہوگی؟"

عمر لحمی: "نماز ہم اسی گرجا میں ادا کرلیں گے۔ اسلام میں نماز کے لیے مسجد کا ہونا شرط نہیں ہے "

پطرس: "میرے خیال میں آئندہ اتوار بحث پھر شروع کی جائے "

عمر لحمی: "میرا خیال تو یہ ہے کہ اس بحث کو ہرگز ملتوی نہ کیا جائے۔ شاید خدا تعالیٰ ہم کو ہدایت دے دے "

میکائیل: "اچھا کل اسی وقت پھر بحث شروع ہو اور دوپہر تک ختم کردی جائے "

ازبلا: "اگر بحث کو کل تک ملتوی کیا جاتا ہے تو دوپہر تک نہیں بلکہ شام تک اس کو جاری رہنا چاہیے تاکہ کوئی نتیجہ تو نکلے "

میکائیل: "ہرگز نہیں، کیا ہمیں اور کوئی کام کرنا نہیں ہے "

ازبلا: "میرے خیال میں اس کام سے زیادہ ضروری اور کوئی کام نہیں ہو سکتا "

غرض طے پایا کہ کل صبح سے لے کر دوپہر تک پھر یہ اجتماع ہو۔ یہاں یہ پہلی مجلس ختم ہو جاتی ہے اور عمر لحمی تمام عیسائیوں کا شکریہ ادا کرکے اپنے گھر چلے جاتے ہیں۔ پادری اور ازبلا ابھی تک گرجا ہی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

ایک پادری: "افسوس ہے کہ آپ حضرات نے ان "کافروں" کو معترض بننے کا موقع دے دیا اور دین مسیح کا مذاق اڑوایا۔ ان ملحدوں کا علاج صرف یہ ہے کہ ان کے سامنے قرآن کو پیش کیا جائے۔ مقدس پطرس نے ابتداء میں یہی طریقہ اختیار کیا تھا۔ مگر افسوس وہ اپنی چالاکیوں سے نکل گئے اور شریعت کی بحث لے بیٹھے۔ اگر کل بھی یہی طریقہ جاری رہا تو ہم کو سخت زک اٹھانی پڑے گی۔ کیونکہ جو چیز وہ دریافت کرتے ہیں۔ وہ اسرار الٰہی میں سے ہے جس کو سوائے اولیاء کے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔"

میکائیل: اصل میں بحث کی ابتداء ہی خراب ہوگئی۔ ورنہ قرآن سے ہی اُن پر الزام دیا جاتا۔ کیا قرآن میں مسیح خداوند کو خالق اور زندہ کرنے والا نہیں لکھا ہے کیا اسی قرآن نے اُن کو روح اللہ اور کلمۃ اللہ نہیں کہا؟"

پطرس: "مگر اب تو کل کے لیے بحث بھی متعین ہو

باقی صفحہ ۲۶ پر

میں نے قادیانیت چھوڑ کر اسلام کیوں قبول کیا؟

گذشتہ سے پیوستہ

جناب حسن محمود عودہ کے تأثرات

اُردو ترجمہ: حافظ محمد عمار خان ناصر

مثلاً یہ کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰت والتسلیمات سری نگر کشمیر کے علاقہ میں دفن ہیں یا یہ کہ اللہ نے اسے خطاب کیا ہے کہ "اسمع ولدی انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی"۔ ایک مخلص قادیانی یا جس کی ذہنی تربیت مرزائی طریق کار کے مطابق ہوئی ہو۔ وہ مرزا غلام لعین کو اگر آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ الف صلوٰت سے افضل نہیں تو کم از کم اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کمتر سمجھنے کو تیار نہیں ہے۔ والعیاذ باللہ۔ مرزا غلام احمد اپنی کتاب "خطبہ الھامیہ" میں لکھتا ہے۔

"ہمارے نبی کی روحانیت الف خامس میں اپنی مجمل صفات کے ساتھ طلوع ہوئی

اس وقت اس کی ترقی کی انتہا نہ ہوئی تھی پھر کامل ہوئی اور یہ روحانیت الف سادس کے آخر میں یعنی اس وقت ظاہر ہوئی ہے تاکہ اپنے کمال ظہور کو پہنچے اور اپنے نور کے غلبہ سے ہمکنار ہو۔ پس میں ہی وہ نور مظہر اور نور معہود ہوں۔ ایمان لاؤ اور کافروں میں سے نہ ہو اور جان لو کہ ہمارے نبی جیسے الف خامس میں مبعوث ہوئے تھے اسی طرح الف سادس کے آخر میں مسیح موعود کی صورت میں مبعوث ہوئے ہیں بلکہ حق تو یہ ہے کہ آپ کی روحانیت

> قادیانی صرف اپنے آپ کو برحق اور باقی سب کو جو مرزا غلام احمد کے منکر ہیں، باطل پر سمجھتے ہیں انہوں نے اسلام سے ہٹ کر اپنا علیحدہ جماعتی تشخص بنایا ہے

> ایک مخلص قادیانی جس کی ذہنی تربیت مرزائی طریق کار کے مطابق ہوئی ہو وہ مرزا غلام لعین کو اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل نہیں تو کم از کم اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کم تر سمجھنے کو تیار نہیں (والعیاذ باللہ)

الف سادس کے آخر یعنی ان ایام میں پہلے سالوں سے زیادہ قوی اور کامل ہے۔

مرزا غلام احمد نے جان لیا تھا کہ وہ اپنے زمانہ کے عام فقراء اور اہل ثروت سے کیسے پیسے بٹور سکتا ہے۔ ایک ایسے زمانے اور ملک میں جہاں جہالت کا دور دورہ تھا اس نے اسلام اور رسول اسلام کی مدح کے نام پر پیسے بٹورنے شروع کئے لیکن اس میدان میں وہ تنہا نہ تھا۔ اس نے اپنے لیے ایک خاص بلند مرتبہ پسند کر لیا اور بزعم خویش ایک عام داعی دین سے آہستہ آہستہ مجدد، مہدی، مسیح، آدم اور مافوق کی طرف ترقی کرتا چلا گیا اس کے خوش حال اور مخلص پیروکار اسے خادم اسلام سمجھتے ہوئے اس کا دفاع کرتے رہے، وہ اس کے دعوی مسیحیت مہدویت رسالت آخر الزمان مثل مثل محمد اور بروز جمیع انبیاء میں چھپے ہوئے زہر سے غافل اور جاہل ہیں۔ بالاختصار مرزا نے دین اسلام

> قادیانی جماعت کی بنیاد پڑے ایک صدی گذر گئی مگر اس کا اندرونی ماحول فساد اور خرابی کی نذر ہوتا رہا ہے۔

کی مدح وتوصیف کے ذریعے سے اپنے پیروکاروں پر اپنے دعاوی کے زہر قاتل کو اسلام کے لبادے میں چھپانے کی کوشش کی۔ وہ جانتا تھا کہ عام مسلمانوں کو نوشابجبر اس ذریعے کے ممکن نہیں ہے۔

یہ مرزائیوں کی بدقسمتی ہے کہ وہ مرزا کے اسلام کی مدح میں چند اشعار اور اس کی مزعومہ وحی الٰہی (مثلاً ... و "انت منی وانا منک" "انت من ماءنا" "انت منی بمنزلۃ عرشی" وغیرھا) کے بارے میں اس کی نبوت مسیحیت اور مہدویت پر ایقان کر بیٹھے جبکہ بفضل اللہ مسلمانوں کی اکثریت نے اس کے مذکورہ دعاوی کو قبول نہیں کیا ہے۔ مرزا کا ایک شعر حضور ؐ کی مدح میں یوں ہے۔

یا عین فیض اللّٰہ والعرفان
یسعی الیک الخلق کالظمآن

(ترجمہ) اے اللہ تعالٰی کے فیض وعرفان کے چشمے مخلوق آپ کی طرف پیاسے کی طرح دوڑی چلی آتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ مسلمانوں نے اس کے ان اشعار کو قبول نہیں کیا ہے جو اس نے اپنی مدح میں کہے ہیں مثلاً

انی من اللّٰہ العزیز الاکبر

بہت سے عیسائیوں نے اسلام، رسول اللہ اور صحابہ کرامؓ کی مدح میں لکھا ہے مگر مسلمانوں نے صرف حق کو قبول کیا اور باطل کی تردید کی ہے۔

> مجھے پختہ یقین ہو گیا کہ یہ جماعت جب اپنی اصلاح پر قادر نہیں ہے تو اہل اسلام کی اصلاح کیسے کرے گی؟

جمیلہ تھامس : مرزائیوں کو آپ کی کیا نصیحت ہے ؟!

حسن عودۃ : میں نے مرزائیت کو اس کے مخصوص منہج کی وجہ سے یا اس سبب سے ترک نہیں کیا ہے کہ اس جماعت میں عموماً گھٹیا قسم کے لوگ کام کرتے ہیں بلکہ ان میں اچھے آدمی بھی ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ یہ مرزا غلام احمد سے دھوکہ کھا گئے ۔ میری اہم نصیحت ان کو یہ ہے کہ وہ مرزائیت اور مرزا کے بارے میں مسلمانوں کی کتابوں کا مطالعہ کریں اور خدا سے ہدایت طلب کریں ۔ انہ ھو الھادی و ھو السمیع المجیب مرزائی جان لیں کہ خلیفہ کے حکم کی اطاعت میں مسلمانوں کی ہر قسم کی تحریرات کو نظر انداز کرنے سے ان کے لیے حقیقت کو معلوم کرنا آسان نہیں ہوگا ۔

جمیلہ تھامس : آخری سوال ۔ مرزائی تعالیٰ اپنے آپکو مسلمان سمجھتے ہیں بلکہ وہ صرف اپنے آپکو برحق اور باقی سب کے سب کو جن میں مرزا غلام کے منکرین بھی ہیں باطل پر سمجھتے ہیں ۔ انہوں نے اسلام سے ہٹ کر اپنا ایک علیحدہ جماعتی تشخص بنایا ہے ۔ جس کو احمدیت یا بقول بعض "اسلام صحیح" کہا جاتا ہے ۔ اس کے مطابق مرزائی کا مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ، مرزائی عورت کا مسلمان سے نکاح معصیت اور مسلمان کی نمازِ جنازہ پڑھنا منکرات میں سے ہے ۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں بلکہ وہ مسلمان کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے جو مسلمان مرزا غلام احمد کی اتباع نہیں کرتا ۔ وہ ان کے نزدیک "غیر احمدی" یا دوسرے لفظوں میں کافر ہے کیونکہ وہ مرزا پر جو نبی ہے ایمان نہیں لاتا ۔

> قادیانیوں کے خلاف مسلمانوں کی طرف سے ان کے غیر مسلم ہونے کے فتاویٰ نے بڑا کام کیا ہے ان کی ترقی رک گئی ہے آج کل وہ اپنی دفاعی جنگ لڑ رہے ہیں

مرزا اور مرزائیت کی حقیقت کو سمجھتے ہی متعدد اسلامی تحریکات نے مرزائیوں کے بارے میں "غیر مسلم" ہونے کے فتوے صادر کئے ۔ مرزائیت کے مستقبل پر ان فتووں کا بڑا اثر پڑا ہے ۔ کیونکہ عالم اسلام اور دنیا پر مرزائیت کی حقیقت کو واضح کرنے کے لیے ان فتووں نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے ۔ انکی وجہ سے مرزائیت کی ترقی رک گئی ہے اور مرزائی دعوت و تبلیغ سے ہٹ کر اپنے مسلمان ہونے کے دفاع کی کوششوں میں لگ گئے ہیں ۔

اگر وہ مرزا غلام احمد کو چھوڑ کر صرف اسلام پر ہی قائم ہوتے تو انہیں اس حق کے دفاع کی ضرورت ہی پیش نہ آتی ۔

جمیلہ تھامس : بہت بہت شکریہ ۔ خدا آپکو جزائے خیر دے ۔ (اشرفیہ گوجرانوالہ)

ختم شد

گھر میں جھانکنا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے حضورؐ کے دروازے کی درازسے جھانکا، آپؐ کے پاس نوکدار لکڑی تھی جس سے آپؐ سر کھجاتے تھے جب اس کو حضورؐ نے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں اسے تیری آنکھ میں چبھو دیتا، آپؐ نے فرمایا اجازت کا طلب کرنا تو آنکھ ہی کی وجہ سے ہے ۔

جبار کارپٹس
قائد آباد کارپٹ ● مون لائٹ ● بلال کارپٹ ●
یونائیٹڈ کارپٹ ● ڈیکور کارپٹ ● اولمپیا کارپٹ
ڈیلرز
مساجد کیلئے خاص رعائت
۴۔این آر ایونیو نزد چوہدری پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6646888 6646655

نبی کریمؐ کی شان میں گستاخی کی سزا موت مقرر کی جائے — سینٹ کمیٹی کی سفارش

سٹینڈنگ کمیٹی کی سفارش کے مطابق کوئی شخص خواہ بالواسطہ یا بلاواسطہ اہانت کا مرتکب ہوا سے سزا ملے گی: بل کو اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس بھیجنے کا فیصلہ

لاہور (ڈی وی پورٹ / پ پ ا) قانون انصاف اور پارلیمانی امور کے بارے میں سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ رسول پاکؐ کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہونے والے کو موت کی سزا دی جائے کمیٹی کا اجلاس گزشتہ روز سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق کی صدارت میں ہوا۔ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ اس جرم کے متعلق کوئی ابہام نہیں ہونا چاہیئے اور اسے واضح اور صاف صاف لفظوں میں بیان کرنا ضروری ہے اس لیے بل کو اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیجا جائے اس ترمیمی بل کا مقصد اس شخص کو جو براہ راست یا بالواسطہ طور پر حضرت محمدؐ کے مقدس نام کی اہانت کا مرتکب ہوگا سزائے موت دلانا ہے کمیٹی نے یہ بھی کہا ہے کہ اس فوجداری قانون کو وفاقی شرعی عدالت کے عین مطابق بنانے کی ضرورت ہے کمیٹی نے جس کا اجلاس ہفتہ کو پارلیمنٹ ہاؤس میں ہوا کہا کہ اس قانون کے تحت جرم کی مزید وضاحت کرنے اور اسے غیر مبہم بنانے کی بھی ضرورت ہے سینٹ کی کمیٹی نے ضابطہ دیوانی ترمیمی بل ۱۹۹۱ء کی بھی وضاحت کی اور سفارش کی کہ اس کی دفعہ ۱۱۵ کے تحت نظرثانی کی درخواست دائر کرنے کی مدت ۲۰ دن کی بجائے ۹۰ دن کر دی جائے جیسا کہ بل میں تجویز کیا گیا ہے سینٹ کی کمیٹی نے آئینی ترمیمی بل ۱۹۹۱ء پر بھی بحث کی جس کا تعلق انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے مخصوص نظام رائج کرنے اور اس پر عملدرآمد سے تھا جیسا کہ اسلام حکم دیتا ہے اس بل کے محرک سینیٹر یحییٰ بختیار تھے کمیٹی نے بل کے اغراض و مقاصد کو سراہتے کہا کہ یہ انسانی حقوق کے تحفظ سے متعلق نظام رائج کرنے اور بنیادی انسانی حقوق پر اسلام کے مطابق عملدرآمد کے

بچوں کا کالم

تعارف

قسط نمبر ۱

از: اشتیاق احمد

مرزا کو وحی اور الہام انگریزی زبان میں ہوتے تھے۔

ایک الہام ملاحظہ ہو:

"آئی لو یو (میں تم سے محبت کرتا ہوں)

پھر یہ الہام ہوا:

"آئی ایم ود یو (یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں)

پھر یہ الہام ہوا:

"آئی شل ہیلپ یو (یعنی میں تمہاری مدد کروں گا)

پھر الہام یہ ہوا:

"آئی کین وائے آئی ول ڈو (یعنی جو میں چاہوں کر سکتا ہوں)

اس کے بعد مرزا کا بدن بہت زور سے کانپا اور یہ الہام ہوا:

"وی کین واٹ وی ول ڈو (یعنی ہم کر سکتے ہیں جو ہم چاہیں)۔

اور اس وقت اب لہجہ محسوس ہوا گویا کوئی انگریز سر پہ کھڑا بول رہا تھا۔

نوٹ: آپ نے اس الہام کے الفاظ پڑھے آخری جملے کو پھر پڑھ لیں...... لکھتا ہے کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پہ کھڑا بول رہا ہے۔

بات صرف اتنی سی ہے کہ گویا نہیں، واقعی انگریز کھڑا بول رہا تھا۔ اس لیے کہ مرزا خود اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں...... لہٰذا اسے الہام اور وحی بھی انگریز کی طرف سے ہوتے تھے۔

ایک روز مرزا نے دیکھا کہ اس کے مقابلے میں ایک شخص نے پتنگ اڑائی۔ (یعنی مرزا بھی اس وقت پتنگ اڑا رہا تھا) چنانچہ اس شخص کی پتنگ ٹوٹ گئی اور میں نے اسے زمین پہ گرتے دیکھا۔ پھر کسی نے کہا:

"غلام قادیانی کی جے"

لفظ "جے" پر غور کریں۔ یہ لفظ ہندو بولتے ہیں یہاں مرزا نے خود کو ہندوؤں کا نبی جتانے کی کوشش کی ہے۔

ایک روز مرزا نے خواب دیکھا (یعنی اس نے اپنا یہ خواب بیان کیا، دیکھا تو اس نے کیا ہوگا) کہ برطانیہ کی ملکہ اس کے گھر رونق افروز ہوئی ہے۔ اس روز مرزا نے مولوی عبدالکریم سے کہا کہ حضرت ملکہ معظمہ کمال مہربانی فرما کر ہمارے ہاں تشریف لائی ہیں اور دو روزہ قیام فرمایا ہے۔ ان کا کوئی شکریہ بھی ادا کرنا چاہیے۔

نوٹ: آپ نے ملاحظہ فرمایا، انگریزی نبی کے ہاں انگریزی ملکہ ہی آسکتی ہے۔

مرزا نے ایک رات خواب دیکھا کہ وہ ایک جنگل میں ہے اور اس کے ارد گرد بہت سے درندے، بندر اور سور ہیں، اس خواب سے اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ مرزائی جماعت کے لوگ ہیں۔

کتنا درست نتیجہ نکالا تھا اس نے۔

مرزا نے خواب میں دیکھا کہ ایک بلی ہے اور ایک کبوتر مرزا کے پاس ہے جس پر وہ بلی حملہ کرتی ہے اور بار بار ہٹانے سے بھی باز نہیں آتی، آخر اس نے کبوتر کا ناک کاٹ دیا، خون بہنے لگا، بلی پھر بھی باز نہ آئی۔ آخر مرزا نے اسے گردن سے پکڑ کر اس کا منہ زمین پر رگڑنا شروع کر دیا۔ بار بار رگڑتا تھا۔ لیکن وہ پھر بھی سر اٹھاتی تھی آخر مرزا نے کہا اُو اسے پھانسی دیں۔ نوٹ:۔ بلی کو پھانسی دینا (وہ بھی صرف کبوتر کا ناک کاٹنے کے جرم میں) جھوٹے نبی کا نہیں تو اور کس کا کام ہو سکتا ہے۔

قابل غور نقطہ: کبوتر کا ناک ...... کبھی دیکھا ہے آپ نے......

(تعارف جاری ہے)

سلسلہ میں قابل تعریف قدم ہوگا جیسا کہ وقتاً فوقتاً اسلامی کانفرنسوں میں بھی مطالبہ کیا جاتا رہا ہے کمیٹی نے بل کا مطالبہ کرنے اور اس پر قانون اور انصاف ڈویژن کی رائے لینے کا فیصلہ بھی کیا اجلاس میں سینیٹرز یحییٰ بختیار، حافظ حسین احمد، سردار عبداللہ شاہ سیکرٹری سینیٹ عزیز احمد قریشی ایڈیشنل سیکرٹری وزارت قانون و انصاف امجد علی اور سیکرٹری سینیٹ کمیٹی تحسیل راشد نے بھی شرکت کی۔

سپریم سوویت کی ”خودکشی“

ماسکو (ریڈیو رپورٹ) گورباچوف کے استعفے کے ایک دن بعد سابق سوویت یونین کے بے اختیار قانون ساز ادارے سپریم سوویت نے ووٹنگ کے ذریعے خود کو ختم کر لیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق سوویت یونین کا وجود تو اب ختم ہو چکا ہے مگر ماسکو میں جو ایک مرکزی ادارہ باقی رہ گیا تھا یعنی سوویت پارلیمنٹ کا ایوان بالا اس کے بچے کھچے ۴۴ ارکان نے بھی بادل نخواستہ گذشتہ روز اپنا وجود ختم کرنے کے حق میں ووٹ دیا۔ ان ارکان نے دو دن قبل کہا تھا کہ نئے نظام میں ان کا کردار باقی رہے گا۔ مگر بی بی سی کے مطابق گورباچوف کے استعفیٰ کے بعد ان کے پاس کوئی چارہ نہیں رہ گیا تھا۔

عالمی مجلس کے دفتر میں علماء کرام کا ورود

کراچی: ۔ پچھلے دنوں حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ فاروقیہ عارف والا اور حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ اسکاؤٹ کالونی گلشن اقبال کراچی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دفتر میں تشریف لائے دونوں علماء کرام نے دفتر و مسجد باب الرحمت ٹرسٹ کا تفصیلی معائنہ کیا۔

ان دونوں حضرات نے جدید عمارت کی تعمیر پر نہایت خوشی کا اظہار کیا انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے نئے دفتر اور نئی مسجد کو دیکھ کر ہمارا دل بہت خوش ہوا ہے اور کہا کہ یہ ہمارے اکابر کا لگایا ہوا پودا ہے کراچی میں ایسے جدید دفتر کی ضرورت تھی اور عالمی مجلس کا دفتر اور مسجد کراچی کے بالکل قلب میں واقع ہے۔

آخر میں دونوں علماء کرام نے دعا فرمائی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں کام کرنے والوں اور معاونین کو حق تعالیٰ شانہ ہر قسم کی ترقیات سے نوازے۔

حضرت مولانا منظور الحسینی اور مولانا عنایت اللہ فاروقی نے ان دونوں علماء کرام کی چائے سے تواضع کی اور مجلس کا مطبوعہ لٹریچر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل پیش کیا۔

مرزا طاہر کی قادیان آمد

بھارتی حکومت نے انہیں خصوصی انتظامات میں دہلی سے قادیان پہنچایا۔

پاکستان سے بھی ہزاروں قادیانیوں نے شرکت کی، بھارتی ذرائع ابلاغ قادیانیوں کو ”مسلمان“ کے نام سے پکارا

امرتسر (خبر رپورٹ) بھارتی ٹیلی ویژن نے قادیان میں شروع ہونے والے قادیانیوں کے تین روزہ سالانہ جلسے کے آغاز کے بارے میں اپنی رپورٹ میں قادیانیوں کو مسلمان قرار دیتے ہوئے کہا کہ قادیان ”احمدیہ“ ”مسلمان“ کے سالانہ جلسہ کا افتتاح احمدیہ فرقہ کے بانی مرزا غلام کے چوتھے خلیفہ اور موجودہ سربراہ مرزا غلام احمد نے اپنے فرقہ کا جھنڈا لہراتے ہوئے کیا امرتسر ٹیلی ویژن نے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر احمد کی تقریر کی جھلکیاں دکھائیں اور بتایا کہ برصغیر کی تقسیم کے بعد مرزا طاہر احمد پہلی مرتبہ قادیان میں آئے ہیں۔ خود مرزا طاہر نے اس پر اظہار مسرت کیا کہ قادیان میں ان کی آمد پر امن رہی۔ واضح رہے کہ مرزا طاہر احمد کئی برس برس سے لندن میں مقیم ہیں۔ بھارتی حکومت نے انہیں خصوصی حفاظتی انتظامات میں دہلی سے قادیان پہنچایا۔ بھارتی ٹیلی ویژن نے مزید بتایا کہ قادیانیوں کے جلسے کے پہلے روز افتتاحی تقریب سے دو دوسری سرکردہ غیر ملکی شخصیات نے بھی خطاب کیا۔ پاکستان سے بھی ہزاروں قادیانی اس جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں۔ انڈیا ریڈیو نے قادیانیوں کے جلسہ کے بارے میں اپنی رپورٹ میں بتایا کہ بیرون ممالک سے ہزاروں عقیدت مند بھی اس میں شریک ہیں۔ جلسے کے آغاز پر مرزا طاہر احمد نے خصوصی دعا کرائی۔ آل انڈیا ریڈیو نے مزید کہا کہ ہم قادیانیوں میں میلے کا سماں ہے، ہندو اور سکھ ”قادیانی مسلمان“ کا خیر مقدم کر رہے ہیں، جلسہ میں مذہبی امور کے علاوہ قادیانیوں کو درپیش مسائل پر بھی غور ہوگا۔

مصر میں توہین انبیاء کے مرتکب مصنف ناشر طابع و تقسیم کار کو ۸ سال قید

قاہرہ (اے پی) مصر کی ایک عدالت نے ایک ناول نگار الحامد کو الحاد کے جرم میں ۸ سال قید کی سزا سنائی ہے۔ رواں صدی میں کسی تحریک پر مصنف کو جیل بھیجنے کا یہ پہلا واقعہ ہے۔ ایک دوسرے فیصلہ میں عدالت نے الحامد کی کتاب ”انسان ذہین میں فاصلہ“ کے ناشر، تقسیم کار اور مطبع کے مالک کو بھی یہی سزا سنائی ہے۔ مئی ۱۹۹۰ء میں شائع ہونے والی یہ کتاب خواب کے واقعات پر مشتمل ہے جس میں ناول کا مرکزی کردار انبیاء کرام سے مضحکہ خیز صورتحال میں ملاقاتیں کرتا ہے۔ یہ انبیائے کرام عیسائیوں، یہودیوں اور مسلمانوں کے لیے بزرگ و محترم ہیں۔ الحاد کا یہ الزام جامعہ الازہر کے مسلم ایجوکیشنل کمپلیکس کے اسلامی تحقیقاتی گروپ کی رپورٹ پر عائد کیا گیا۔ اس گروپ نے کتاب پر پابندی عائد کروں اور سفارش کی کہ حامد کے خلاف انبیائے کرام کی اہانت اور الحاد کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے۔ تعلیمات اسلامی کالج قاہرہ کے ڈین ڈاکٹر سعید رزق نے اخبار الوفد کو بتایا کہ اپنی کتاب کی وجہ سے ملازمت سے نکالا گیا حامد جو ایک سرکاری بیورو کریٹ تھا درحقیقت مرتد ہے۔

مرزا قادیانی انگریزی نبی تھا

ایبٹ آباد: پ ر: گذشتہ دنوں یہاں کے ایک مقامی اخبار میں تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کی ایک پریس ریلیز شائع ہوئی۔ تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس شہر کے عہدیداروں کے اس مشترکہ بیان کی سرخی جو اخبار نے لکھی کچھ یوں تھی مرزائیت کا جادو دم توڑ رہا ہے۔ وہ دن دور نہیں جب قادیانی کا دیپ ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا۔

اسی مقامی اخبار نے ایک سرکاری نجی کے ساتھ ایک خبر شائع کی، جس کا عنوان یوں تھا۔ محمد یوسف کے اہل خانہ نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ ان خیالات کا اظہار کرتے ہوئے تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ سرحد کے جنرل سیکرٹری ایچ ساجد اعوان نے کہا ہر فتنے کے تین دور ہوا کرتے ہیں ابتداء، عروج اور زوال قادیانیت کی ابتداء انگریز نے اپنے مفادات کے لیے کی۔ اور ننگ انسانیت مرزا غلام احمد قادیانی ولد مرزا غلام مرتضیٰ ساکن قادیان ضلع گورداسپور بھارت کو مسلمانان عالم کے اندر سے جذبہ جہاد کو ختم کرنے کے لیے ایک ظلی اور بروزی نبی کے طور پر متعارف کروایا اور اس کی سرپرستی شروع کی جو ہنوز جاری ہے۔ اس کی بین دلیل مرزا قادیانی کے پوتے مرزا طاہر احمد کا برطانیہ میں پناہ لینا اور وہاں بیٹھ کر پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا ہے۔ انگریز سے مرزائیت کی ابتداء ہوئی۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء تک ان کا عروج تھا۔ ۷ ستمبر کو جب ذوالفقار علی بھٹو نے انہیں غیر مسلم قرار دیا تو وہاں سے ان کا زوال شروع ہوا۔ اور روز بروز لوگوں پر مرزائیت کی اصلیت اور کفر آشکارا ہو رہا ہے۔ اور رسیدہ روحیں تائب ہو کر کملی والے کے دامن میں پناہ لے رہی ہیں۔ ایچ ساجد اعوان نے کہا کہ میں تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے ہر کارکن کی طرف سے محمد یوسف کے اہل خانہ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور دین حق پر استقامت کی دعا کرتا ہوں۔ واضح ہو کہ نومسلم خاندان کا تعلق داتا ضلع مانسہرہ سے ہے۔ اور مولانا خلیل الرحمان خطیب جامع مسجد داتا کو بھی اس حصول سعادت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے

نیز مسلم و غیر مسلم شہریوں کے کارڈ کا رنگ متعین کیا جائے۔

مولانا خان محمد کندیاں شریف

گوجرانوالہ(عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر — قائد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا خان محمد مدظلہ نے آج گیارہ بجے دفتر ختم نبوت میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

ملت اسلامیہ کی سو سالہ جدوجہد کے نتیجہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا — اور ان کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی گئی۔ نیز جداگانہ بنیاد پر انتخابات کے اعلان کے بعد ان فیصلوں کا منطقی تقاضا یہ تھا — کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کر کے ہر شہری کی مذہبی حیثیت واضح کر دی جائے — تاکہ ان اہم اور تاریخی فیصلوں پر عملدرآمد میں کوئی اشتباہ باقی نہ رہے۔

قبل ازیں کئی مرتبہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت — اور کل جماعتی مرکزی مجلس عمل نے یہ مطالبہ حکومت کے سامنے پیش کیا ہے — لیکن یہ کہا جاتا رہا کہ از سر نو پورے ملک کے شناختی کارڈوں کو تبدیل کرنا مشکل ہے۔ حالانکہ ایسا کرنا قومی اور دینی نقطہ نظر سے انتہائی ضروری ہے۔

اب جب کہ وفاقی وزیر داخلہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ملک بھر میں کمپیوٹر سسٹم کی بنیاد پر نئے شناختی کارڈ جاری کیے جا رہے ہیں — اور نئے شناختی کارڈ کا ڈیزائن کابینہ میں منظوری کے لیے پیش کیا جا چکا ہے — اس لیے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔

کہ اس مرحلہ پر شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ — اور مسلم و غیر مسلم شہریوں کے شناختی کارڈوں کے رنگ متعین کر کے قوم کے اس دیرینہ مطالبہ کو پورا کیا جائے۔

میں ملک بھر میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام — قومی پریس — سیاسی راہ نماؤں — سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس قومی و دینی مطالبہ کے حق میں موثر آواز اٹھائیں۔

نیز علماء کرام — مشائخ عظام — ۲۰ دسمبر کے جمعۃ المبارک کے خطاب میں اس مطالبہ پر روشنی ڈالتے ہوئے قرار دادوں کے ذریعے اس کی منظوری پر زور دیں۔

نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین اپنے اپنے علاقوں کی اہم مساجد میں قرار دادیں منظور کرا کے وزارت داخلہ کو بھجوائیں۔

پریس کانفرنس میں مختلف مکاتب فکر کے راہنماؤں، جماعتی ورکروں مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد، مولانا زاہد الراشدی، مولانا سید عبدالمالک شاہ، مولانا عبیداللہ عبید، علامہ محمد احمد لدھیانوی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حافظ محمد یوسف عثمانی، چوہدری غلام نبی، حافظ محمد ثاقب، مولانا عبدالرؤف ملک، مولانا غلام رسول راشدی، حافظ نذیر احمد اور دیگر بیسیوں کارکنان نے شرکت کی۔

آزاد کشمیر میں رہو

کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے!

میرپور آزاد کشمیر (خصوصی نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک نمائندہ اجلاس تانگی میرپور میں زیر صدارت حافظ مہر دین صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منعقد ہوا۔ جس سے خطاب کرتے

ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر نے کہا کہ عرصہ دراز سے آزاد کشمیر اور خاص کر میرپور میں قادیانی اسلام دشمن سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ اور کھلم کھلا تخریب کاری کر رہے ہیں۔ اور کھلے عام شعائر اسلام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کی دل آزاری کر رہے ہیں۔ اور اسلامی معاشرے کی توہین کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہاں قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ امتناع قادیانی آرڈیننس ۱۹۸۴ء کے تحت یہ اپنے آپ کو نہ تو مسلمان کہہ سکتے ہیں اور نہ ہی اسلامی شعائر استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ قادیانیوں نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمان ووٹر لسٹوں میں اپنا اندراج کروایا ہوا ہے۔ اور انہوں نے جو قومی شناختی کارڈ حاصل کئے ہیں۔ اس میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا ہے۔ اور جتنے بھی پاسپورٹ قادیانیوں کے پاس ہیں اس میں اپنے آپ کو قادیانیوں نے مسلمان ظاہر کیا ہوا ہے اس دھوکہ بازی سے قادیانی مسلمان ممالک میں بلا روک ٹوک جا کر تبلیغ کر رہے ہیں۔ آج تک حکومت نے قادیانیوں کی ووٹر لسٹیں علیحدہ مرتب نہیں کروائیں آزاد کشمیر میں جداگانہ انتخابات کا طریقہ رائج کیا ہے حالانکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں جداگانہ طریقہ انتخابات رائج ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آج تک آزاد حکومت کی توجہ اس معاملہ کی جانب مبذول کراتی رہی ہے۔

باقی صفحہ ۲۴ پر

ٹی آئی کالج ربوہ میں مسلمان عملہ کا تحفظ کیا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلمان سٹاف کے تحفظ کے پیش نظر ربوہ ٹی آئی کالج زیر انتظام حکومت پنجاب میں پرنسپل کو جلد تبدیل کیا جائے اور گورنمنٹ جامع نصرت گرلز کالج ربوہ میں پرنسپل کی خالی سیٹ پر کسی مسلمان عورت کو تعینات کیا جائے انہوں نے کہا کہ گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ میں جب سے موجودہ پرنسپل آئے ہیں قادیانیوں کی اجارہ داری قائم ہو گئی ہے اور مسلمان پروفیسروں کو بلاوجہ تنگ کیا جاتا ہے اس پرنسپل کے خلاف روزنامہ انکوائری ہو چکی ہے مقام افسوس ہے مسلم لیگی وزیر تعلیم اور قادیانیوں کی حمایت کرنے والا سیکرٹری تعلیم پنجاب امین اللہ اس پرنسپل کو تبدیل نہیں کر رہے جس کی وجہ سے قادیانیوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں اور سرکاری کالج پر قادیانیوں نے قبضہ کر لیا ہے اور ختم نبوت کے شیدائی لیکچرار تاج دین کو انتقامی کارروائی کے لیے نیو کیمپس تبدیل کر دیا گیا ہے اسی طرح جامع نصرت گرلز کالج کی قائمقام پرنسپل امۃ المجید ناصر قادیانی اسسٹنٹ پروفیسر فارسی رشیدہ نسیم قادیانی، کوارڈینیٹر مسز حامدہ سلطانہ قادیانی، مسلمان زنانہ سٹاف پر جھوٹے فحش الزامات لگا کر پریشان کر رہی ہیں۔ جبکہ گذشتہ دنوں سیرت النبی ﷺ کے جلسہ کی صدارت غیر مسلم مرتدہ قادیانی بڑی آپا نے کی اور قادیانی طالبات نے نعتیں پڑھیں جو زیر دفعہ ۲۹۸ سی کی جرم ہے۔

قادیانیوں کو ووٹ دینے کا پابند بنایا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ آئینی ترمیم کے مطابق قادیانی جماعت ربوہ سے خود کو غیر مسلم اقلیت قرار کرانے کے لیے موثر کارروائی کی جائے اور قانون کے مطابق قادیانیوں کو مردم شماری کرانے اور ووٹ بنوانے کا پابند بنایا جائے بصورت دیگر تمام قادیانی غیر مسلموں کی پاکستانی شہریت منسوخ کر کے ملک بدر کر دیا جائے انہوں نے کہا کہ اسلامیان پاکستان اور مسلم امہ کی تحریک پر تمام قادیانیوں۔ لاہوری اور ربوہ کے مرزائیوں کو اسلام کے بعد قانونی طور پر آئین پاکستان ۱۹۷۳ء میں متفقہ ترمیم کر کے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا بعد ازاں ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو اس آئینی ترمیم کے مطابق قانون سازی کرتے ہوئے زیر دفعہ ۲۹۸-بی ۲۹۸، سی تعزیرات خود کو مسلمان ظاہر کرنے اور قادیانی مذہب کی تبلیغ کو جرم قرار دیتے ہوئے تین سال قید با مشقت کی سزا مقرر کی گئی اس کے بعد قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر یکم مئی ۱۹۸۴ء کو خفیہ طور پر بھاگ کر لندن چلا گیا اور اپنا ہیڈ کوارٹر ربوہ سے لندن منتقل کر لیا ہے اور سالانہ جلسہ بھی ۲۶-۲۷-۲۸ جولائی کو ہر سال لندن میں منعقد کیا جاتا ہے۔ جبکہ قادیانی آئین کو تسلیم نہ کرتے ہوئے اپنے ووٹ غیر مسلموں کے خانہ میں درج نہیں کراتے اور نہ ہی مردم شماری کراتے ہیں اور تخریبی کارروائیوں میں حصہ لیتے ہیں حکومت کو اپنی پوری ذمہ داری پوری کرنی چاہیئے۔

فاروق آباد شیخوپورہ میں دفتر ختم نبوت کا افتتاح

(رپورٹ) شبیر الحق عثمانی

فاروق آباد درگاہ شاہ بھلک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کا افتتاح ہوا اس موقع پر تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے شرکت کی۔ حضرت مولانا محمد علی صدیق نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا میں تحفظ ختم نبوت کے مشن کو جاری رکھنے والے نوجوانو کو سلام پیش کرتا ہوں آج پاکستان میں فتنہ قادیانیت ایک عظیم ترین فتنہ ہے جسے ختم کرنا نوجوانوں کا کام ہے حضرت مولانا عطاء اللہ طارق نے فرمایا لوگو آج بہت سے فتنے پیدا ہو چکے ہیں ان میں مرزائیت کا فتنہ سر فہرست ہے انہوں نے کہا نوجوانو عہد کرو کہ جب تک ہم اس فتنہ کو جڑ سے نہیں اکھاڑ پھینکیں گے چین سے نہیں بیٹھیں گے آخر میں حضرت مولانا غلام شبیر عثمانی

نے خطاب فرمایا بالعمد میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو کمیٹی سازی کا کام سرانجام دے گی۔ رکنیت فارم بھی پُر کرائے گئے دفتر کے اراکین میں صدر مہر عبدالرحمٰن، سیکرٹری تقصور حسین خازن محمد انور خان صاحب سرپرست اعلیٰ حاجی محمد شریف منتخب ہوئے

دفتر ختم نبوت رحیم یار خان میں ماہانہ پروگرام سے مولانا حصاروی کا خطاب

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں ماہانہ درس کا دوسرا پروگرام ہوا جس میں مولانا بشیر احمد حصاروی، ڈسٹرکٹ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان درس دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی آخر الزماں ﷺ کو اس دنیا میں خاتم النبیین مبعوث فرمایا۔ آپ کی نبوت قیامت تک قائم و دائم رہے گی۔ آپ کی اُمت کو اللہ تعالیٰ نے بہترین اُمت قرار دیا۔ کیونکہ انہوں نے نبی آخر الزماں ﷺ کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا۔ یہ دوسرے لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ اور ایمان باللہ پر قائم رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ جب تک ہم ایمان باللہ پر قائم ہیں دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اپنے مقصد سے نہیں ہٹا سکتی۔ ایمان باللہ واحد ایمان ہے جس پر قائم رہ کر ہم دنیا کے ہر میدان میں ترقی کر سکتے ہیں اور طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اس کی مثال افغان مجاہدین ہیں جنہوں نے ایمان باللہ پر قائم رہ کر روس جیسی سُپر پاور کا مقابلہ کیا اور روس کو شکست فاش دی۔ آج روس صفحۂ ہستی سے مٹ گیا ہے۔ آخر میں مولانا بشیر صاحب نے دعا کرائی اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان باللہ پر قائم رہنے کی توفیق دے۔

حافظ عبدالخالق جالندھری کو صدمہ

لاہور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ۔ جامعہ مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن کے خطیب مدرسہ فتح العلوم رحیمیہ چک نمبر ۲۰ ۱۳۲/۶ فقیر والی کے ناظم حافظ عبدالخالق کے بڑے بیٹے میاں عبدالستار پچھلے دنوں ہالینڈ میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم گذشتہ کئی سالوں سے ہالینڈ میں قیام پذیر تھے اور وہیں شادی کی۔ دو بچے پیدا ہوئے اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔

مرحوم کافی عرصے سے ذیابیطس کے مریض تھے جس کا شدید دورہ جان لیوا ثابت ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے راہنماؤں حضرت اقدس مولانا خان محمد مدظلہ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا عزیز الرحمان جالندھری، مولانا اللہ وسایا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا بشیر احمد، صاحب اور طارق محمود نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں مرحوم کی رحلت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

ادارہ ختم نبوت حافظ عبدالخالق جالندھری کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت مسلم ٹاؤن لاہور کی تعمیر سے صاحب ثروت حضرات سے اپیل

لاہور۔ مسلم ٹاؤن لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے زیر اہتمام مدرسہ تعلیم القرآن کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔

جس پر ایک لاکھ روپے سے زیادہ خرچ کا تخمینہ ہے۔ اصحاب خیر سے اپیل ہے کہ اس صدقہ جاریہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

واضح رہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی دفتر کی تعمیر بھی عنقریب شروع ہو رہی ہے۔

ترسیل زر کا پتہ:۔
محمد اسماعیل شجاع آبادی
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
جامع مسجد عائشہ ۵ حسین سٹریٹ
نیو مسلم ٹاؤن لاہور
فون ۸۶۲۴۰۴

بقیہ آزاد کشمیر

اجلاس میں متفقہ طور پر پانچ قراردادیں منظور کی گئیں اور آزاد جموں وکشمیر کے وزیراعظم صدر آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر اور ممبران اسمبلی سے پرزور مطالبہ کیا گیا ہے کہ مندرجہ ذیل قراردادوں پر عمل درآمد کیا جائے نمبر۱۔ آزاد ریاست جموں وکشمیر الیکٹورل رولز آرڈیننس ۱۹۷۰ء میں فوری طور پر آزاد کشمیر اسمبلی کا اجلاس بلا کر ترمیم کی جائے مسلم اور غیر مسلم کی ووٹر لسٹیں الگ الگ مرتب کی جائیں۔ اور آئندہ بلدیاتی انتخابات جداگانہ طرز انتخاب پر کرائے جائیں۔ اور الیکشن کمیشن کو ہدایات جاری کی جائیں کہ آئندہ بلدیاتی انتخابات جداگانہ طریقہ پر کرانے کا بندوبست کرے۔ (۲) قادیانیوں کے تمام قومی شناختی کارڈ ضبط کئے جائیں اور نئے شناختی کارڈ غیر مسلم کی حیثیت سے جاری کئے جانے کا انتظام کیا جائے۔ اس طرح سے مسلم اور غیر مسلم کی پہچان ہو سکے گی۔ (۳) پورے علاقے آزاد ریاست جموں وکشمیر کا سروے کیا جائے۔ اور آبادی کے تناسب سے قادیانیوں کو بھرتی کیا جائے۔ ملازمتیں دی جائیں۔ اس سے پڑھے لکھے مسلمان نوجوانوں کی حق تلفی نہیں ہو سکے گی۔ (۴) فوج اور دوسری کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کو فوراً الگ کیا جائے۔ محکمہ تعلیم میں ان کی بھرتی پر پابندی لگائی جائے۔ چونکہ چھوٹے بچوں کو وہ غلط اور انہیں اپنے عقائد میں شامل کرنے کے لئے قادیانی اکثر و بیشتر بچوں کو تبلیغ کرتے ہیں۔ اور انہیں اپنے عقائد میں شامل کر لیتے ہیں۔ (۵) بعض تعلیمی اداروں میں اکثریت قادیانی اساتذہ کی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ کھلے عام تبلیغ کرتے ہیں۔ کسی تعلیمی ادارے میں ایک سے زیادہ قادیانی اساتذہ کو نہ رکھا جائے۔ یہ لوگ ہماری آنے والی نسلوں کو مختلف ذریعوں سے دور کر رہے ہیں

نزلہ کُشتن روزِ اوّل
گلے میں خراش محسوس ہو یا چھینکیں آنا شروع ہوں تو سمجھ لیجیے کہ نزلہ زکام کی آمد آمد ہے۔ اسے معمولی بیماری سمجھ کر نظر انداز نہ کیجیے۔ فوری جوشینا لیجیے ورنہ زکام، کھانسی اور بخار جیسے تکلیف دہ امراض لاحق ہونے کا اندیشہ ہے۔
جوشینا۔ صدیوں سے استعمال ہونے والے جوشاندے کے نہایت مؤثر، کافی و شافی قدرتی اجزا کا
خُلاصہ (ایکسٹریکٹ) ہے جو ہمدرد کے ماہرینِ فن نے سال ہا سال کے تجربات و تحقیق کے بعد جدید دور کے مصروف انسان کے لیے تیار کیا ہے تاکہ اسے جوشاندے کو ابالنے، چھاننے اور شکر ملانے کی زحمت نہ کرنی پڑے۔ ایک پیکٹ جوشینا ایک کپ گرم پانی میں ڈالیے فوری استعمال کے لیے جوشاندے کی ایک خوراک تیار ہے۔
ہمدرد کی فنی محنت اور دوا سازی کی صلاحیت کا مظہر
جوشینا
جوشاندے کی مکمل توانائی
نزلہ و زکام ۔ جوشینا سے آرام
ہمدرد
جوشینا دو پیکنگوں میں دستیاب ہے خوب صورت پلاسٹک مگ میں اور گتّے کے کارٹن میں۔
Joshina
عفو و درگزر بہترین انتقام ہے

بقیہ | داستانِ ازبلا

گئی ہے۔ کہ الوہیت مسیح اور کفارہ پر بحث ہوگی۔ دیکھو میں نہایت خوبی سے اس راستہ سے ان کو ہٹانا چاہتا تھا۔ مگر میکائل نے ان کو جا دیا ۔"

میکائیل: "آپ مجھ پر الزام نہ لگائیے۔ یہ سب کچھ کیا کرایا آپ ہی کا ہے ۔"

دوسرا: "آپس میں لڑنے کا کیا فائدہ ۔ کل اگر خداوند کی الوہیت پر بحث ہوگی تو دیکھا جائے گا۔ یہ مسیحی دین کوئی کپا دھاگا تو نہیں ہے کہ ہاتھ لگایا اور ٹوٹ گیا۔"

غرض آپس کی ان گفتگوؤں کے بعد یہ تمام عیسائی مجمع بھی گرجا سے نکلتے ہی چاروں طرف پھیل گیا۔ ان ہی کے ساتھ ازبلا اپنی سہیلیوں اور ہم سبق لڑکیوں کے ساتھ گرجا سے نکل کر چلی ۔ اور راستہ میں اپنی سہیلیوں سے یوں گویا ہوئی ۔

ازبلا: "دیکھا مسلمانوں کی غیبت میں تو کہا جاتا ہے کہ وہ ہمارا مقابلہ کر ہی نہیں سکتے۔ مگر سامنے سب کی حقیقت ظاہر ہوگئی۔ افسوس آج میرے والد نماز پڑھاتے ہی ایک ضروری کام کے لیے گھر تشریف لے گئے۔ کیونکہ ان کو میکائیل اور پطرس کی علمی قابلیتوں پر اعتماد تھا۔ ورنہ ان کا فوراً منہ بند کر دیتے ۔"

سہیلی: "بات اصل یہ ہے کہ سوال ہی بڑا سخت ہے اس میں آپ کے والد صاحب بھی بھلا کیا کر لیتے ؟"

دوسری سہیلی: "میرے خیال میں تو ہمارے عقائد و اصول ہی کچے ہیں ۔ ورنہ ہمارے تمام پادریوں کو اس قدر ذلت کیوں اٹھانی پڑتی ؟"

ازبلا: "توبہ ! توبہ ! تم تو صرف ایک ہی بحث میں مذبذب ہوگئیں ؟ ابھی ہمارے عقائد تو بڑے پکے ہیں مگر ان کو کوئی سمجھانے والا بھی تو ہو۔ اچھا کل خداوند مسیح کی الوہیت پر گفتگو ہوگی ۔ اس میں دیکھنا ان کا فروں کی کیا گت بنتی ہے ؟"

اتنے میں یہ تمام لڑکیاں ایک چوراہے پر پہنچ گئیں اور وہاں سے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوگئیں ۔

(باقی آئندہ)

بقیہ | آپ کے مسائل

کہ بدعت سے بھی بچا رہے اور تعلقات اور ملازمت پر بھی کوئی اثر نہ پڑے جبکہ راقم بے اختیار اور ماتحت ہے ؟

ج: مصلحت کو آپ ہی بہتر سمجھتے ہیں۔ ان کی بدعت میں شرکت نہ کی جائے۔ عام تعلقات رکھے جائیں۔

س: میرا ایمان ہے کہ قرآن مکمل و صحیح کتاب ہے اور امام مہدی پیدا ہوں گے اور بڑی شان و شوکت سے حکومت کریں گے اور عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔

جب کہ بہائی دین : والے دلیل کے ساتھ کہتے ہیں کہ دونوں آگئے۔ وہ اس کو مانتے ہیں آپ سے گزارش ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں بتائیں کہ کب آئینگے۔

ج: حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دونوں قربِ قیامت کی نشانیاں ہیں چونکہ قیامت کے آنے کا وقت کسی کو معلوم نہیں اس لیے اس کی بڑی نشانیوں کے ظاہر ہونے کا وقت بھی کسی کو معلوم نہیں بہائی اور قادیانی کا دعویٰ غلط ہے ۔

بقیہ | فکری وجدان

اس آیت کے ساتھ آیت الیوم اکملت لکم دینکم کی تفسیر بھی پڑھ لینا چاہیے تاکہ معلوم ہو جائے کہ ختم نبوت کا منصب اسی کے شایاں ہے جو کمال دین اور اتمام نعمت کی بشارت سے بھی مبشر ہو۔

الغرض آیت زیب عنوان نہایت مستحکم دلائل اور قطعی براہین کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ختم المرسلین کو واضح کر رہی ہے والحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اب اگر اہل اسلام کے اندر کوئی شخص ایسا ہے جسے اپنی نبوت کا زعم ہو تو اسے مناسب ہے کہ صحیح مسلم کی روایت کو پیش نظر رکھ کر اگر چاہے تو ان تیس کے شمار میں داخل ہو جائے ارشاد نبوی کے سامنے اپنے زعم باطل کو چھوڑ کر تائب و مومن بن جائے۔

بقیہ | صحابہ کرامؓ کے واقعات

کہا تھا۔ مگر یہ چونکہ اپنے متعلق سمجھے اس لئے کیا مجال تھی کہ دیر ہوتی۔ ابتدائے اسلام میں نماز میں بولنا جائز تھا پھر منسوخ ہوگیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حاضر خدمت ہوئے۔ حضورؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے حسب معمول سلام کیا چونکہ نماز میں بولنا منسوخ ہو چکا تھا۔ حضورؐ نے جواب نہ دیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کے جواب نہ دینے سے نئی اور پرانی باتیں یاد آکر مختلف خیالات نے مجھے آگھیرا۔ کبھی سوچتا فلاں بات سے ناراض ہوئے کبھی خیال کرتا کہ فلاں بات پیش آئی۔ آخر حضورؐ نے جب سلام پھیرا اور ارشاد فرمایا کہ نماز میں کلام کرنا منسوخ ہوگیا ہے اس لئے میں نے سلام کا جواب نہیں دیا تھا۔ تب جان میں جان آئی۔ (فضائل اعمال)

باقی آئندہ

بقیہ | انقلاب

یہ مسکراہٹ ان ظالموں کی تصوراتی دنیا میں ہلچل مچا دیتی ہے۔ جواب میں کہتے ہیں ظالموں! تم ہم سے کلمہ چھوڑنے کو کہتے ہو۔ اے بتوں کی پوجا کرنے والو! اگر تمہارے ترکش ستم میں ابھی اور کوئی تیر باقی ہے تو وہ بھی پھینک کر دیکھ لو۔ تمہارے تیر ختم ہو جائیں گے۔ تمہاری شمشیر کند ہو جائے گی مگر خدا کی قسم ہماری زبانیں کلمۂ اسلام کبھی ترک نہ کریں گی۔ ہماری زبانیں ترانۂ اسلام کی حلاوت چکھ چکی ہیں۔ ہمارے قلوب اسلام کی روشنی سے منور ہو چکے ہیں ہمارے دلوں نے آتش عشق میں جلنا سیکھ لیا ہے نور اسلام سے منور دل باطل کے آگے سرنگوں نہیں ہو سکتے ہم اسلام کے بیٹے ہیں ہم کبھی بھی اسلام ترک نہیں کر سکتے ۔

بحوالہ اقرار ڈائجسٹ

یہ تھی ایمان اور عقیدہ کی پختگی کہ کل تک اسلام سے لاتعلق تھی اور آج کفر سے بیزاری اور ایسی بیزاری کہ اس کا نام لینا بھی گوارہ نہیں یہ وہ ولولہ تھا عشق تھا جذبہ تھا اور استقلال تھا جو براہ راست بارگاہ نبوت سے ان کے قلوب میں جاگزیں ہو چکا تھا جس کی وجہ سے موت و زلیست ان کے لیے ایک درجہ میں تھی۔ ایک ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان اسلام کی خاطر اپنی جان کی بازی لگانے میں دریغ نہیں کر سکتا تھا۔ درحقیقت وہ حیرت ناک انقلاب جو آپ کی سعی پیہم سے ان پاک طینت اور پاک باطن روحوں میں سرایت کر چکا تھا۔ جس کو دنیا کی کوئی طاقت ادھر سے ادھر کرنا تو در کنار ذرا سا جنبش بھی نہیں دے سکتی تھی ۔

نواں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ

بعنوان: "مسئلۂ کشمیر اور فتنۂ قادیانیت"

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام **نواں** انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ بعنوان "**مسئلۂ کشمیر اور فتنۂ قادیانیت**" منعقد ہو رہا ہے۔ اس انعامی مقابلے کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

(۱) اس **نویں** انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلے کا عنوان ہے: "**مسئلۂ کشمیر اور فتنۂ قادیانیت**"

(۲) اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے اُمیدوار کو ایک **گولڈ میڈل**، خصوصی سند اور کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔

(۳) دوم پوزیشن حاصل کرنے والے اُمیدوار کو ایک **سلور میڈل**، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد اور ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی جاری کرایا جائے گا۔

(۴) سوم پوزیشن حاصل کرنے والے اُمیدوار کو ایک **کانسی کا میڈل**، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد اور ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی جاری کرایا جائے گا۔

(۵) **مقابلے میں شرکت کرنے والے ہر اُمیدوار کو ایک خوبصورت تعریفی سند پیش کی جائے گی۔**

(۶) اس کے علاوہ (۱۰) **خصوصی قیمتی انعامات** کتابوں کے دیے جائیں گے۔

(۷) مضامین کاغذ کے ایک طرف اور خوشخط تحریر کیے جانے چاہئیں۔

(۸) مضمون کم از کم پانچ صفحات اور زیادہ سے زیادہ دس صفحات پر مشتمل ہونا چاہیے۔ (کاغذ کا سائز بڑے صفحات پر مشتمل ہو)

(۹) مضامین کے آخر میں اپنا نام مع ولدیت، مکمل ایڈریس (ٹیلیفون نمبر اگر ہو) ضرور تحریر فرمائیں۔

(۱۰) جج صاحبان کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

(۱۱) جس مضمون کے لیے کتاب سے مدد لی جائے اُس کا اور اُس کے مصنف کا نام ضرور تحریر ہونا چاہیے۔

(۱۲) مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ **یکم فروری ۱۹۹۲ء** ہے اس کے بعد آنے والے مضامین مقابلے میں شامل نہ ہوں گے۔

(۱۳) مضمون بھیجنے والے ہر شخص کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مضمون کے ہمراہ سند اور لٹریچر کے ڈاک خرچ کے لیے دو (۲) روپے کے ڈاک ٹکٹ ضرور ارسال فرمائیے۔

(۱۴) نتائج کی اطلاع ہر اُمیدوار کو بذریعہ سرکلر، اخبارات، ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد اور ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی دی جائے گی۔

(۱۵) تقریب تقسیم انعامات **اپریل ۱۹۹۲ء** کو ننکانہ صاحب میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ کا بھائی: **محمد متین خالد**

ہے صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے : صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت نسیم منزل ریلوے روڈ **ننکانہ صاحب** ضلع شیخوپورہ ـ فون ۷۲۹

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

قادیانیوں کو آئینی وقانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور جداگانہ انتخابات کے ذریعہ غیر مسلموں کی علیحدہ نمائندگی کا حق تسلیم کیے جانے کے تاریخی فیصلوں کا منطقی تقاضا ہے کہ

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج کیا جائے

- تاکہ ان فیصلوں پر عمل درآمد میں کوئی اشتباہ پیدا نہ ہو، اور برادر عرب اسلامی ممالک میں جانیوالے پاکستانیوں کی مذہبی حیثیت کے بارے میں کوئی الجھن پیش نہ آئے
- گذشتہ حکومت کے دور میں نئے شناختی کارڈ جاری کرنے کی تجویز آئی، تو مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوۃ کے ذمہ داران نے وفاقی محکمہ رجسٹریشن اور وفاقی سیکرٹری داخلہ سے ملاقات کی اور شناختی کارڈ کے نئے ڈیزائن میں مذہب کے خانے کا اضافہ منظور کروالیا۔
- لیکن اب جبکہ حتمی منظوری کیلئے اسلامی جمہوری اتحاد کی مرکزی کابینہ کے اجلاس میں یہ ڈیزائن منظور ہوا تو اس میں مذہب کا خانہ درج نہیں کیا گیا آخر کیوں ؟

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان

حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وزارتِ داخلہ کے حالیہ اعلان کے مطابق نئے بننے والے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ اور رنگ کی علیحدگی ایک قومی، مذہبی اور آئینی مطالبہ کو تسلیم کر کے اسلامیانِ پاکستان کے دینی جذبات کا احترام کیا جائے۔ نیز تمام مکاتبِ فکر کے علماء کرام اور سیاسی رہنماؤں اور عوام الناس سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس جائز دینی اور آئینی مطالبہ کی حمایت میں بروقت اور مؤثر آواز اٹھائیں تاکہ کمپیوٹرائزڈ سسٹم پر بننے والے نئے شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانہ کا بروقت اندراج ہو سکے۔

منجانب: (مولانا خواجہ) خان محمد (صاحب)
مرکزی صدر آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان
ملتان فون نمبر: ۴۰۹۷۸-۰